فنِ نظامت (اناؤنسری) میں ایک منفرد انداز
اور سیکڑوں خوبیوں کی حامل کتاب

نظامِ نظامت

Nizam-e-Nizamat

تالیف

مولانا آفتاب اظہر صدیقی
جنرل سکریٹری
آل انڈیا مجلس صدائے حق

ناشر
مکتبہ عندلیب دیوبند

تفصیلات

نام کتاب:..............................نظامِ نظامت

صفحات:..............................اسّی/۸۰

تعداد:..............................گیارہ سو ۱۱۰۰

سن اشاعت:..............................مئی ۲۰۱۲ء

نام مؤلف مع مکمل پتہ:

محمد آفتاب اظہر صدیقی ابن محمد آصف پرواز

گرام پھلواڑی، پوسٹ چھترگاچھ تھانہ پہاڑ کٹہ ضلع کشن گنج (بہار) پن۔۸۵۵۱۱۷

E-mail aftabazharkne@gmail.com

ملنے کا پتہ

مکتبہ عندلیب دیوبند

موبائل:9557597315 / 9568136926

ای میل:andleeburdu@gmail.com

انتساب

(۱) تمام مدارس اسلامیہ کے نام خصوصاً جامعہ عربیہ مدرسۃ المومنین (قصبہ منگلور ضلع ہریدوار، اترا کھنڈ) کے اور اپنے تمام اساتذہ کے نام۔

(۲) اپنے داداجان جناب قمر الحسن صاحب اور ناناجان حافظ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہما کے نام اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے (آمین)

(۳) اپنے مخلص و مشفق والدین کے نام کہ اگر ان کے احسانات و نوازشات کو شمار کیا جائے تو دوسرا اہمال تیار ہو جائے۔

رب ارحمهما كما ربياني صغيرا.

وادام ظلهما.

فہرست

تقریظ :۔حضرت مولانا مفتی محمد معصوم صاحب قاسمی	(۵)
تقریظ:۔حضرت مولانا فضیل احمد ناصری صاحب قاسمی	(۷)
پیش لفظ	(۹)
حمد باری تعالیٰ	(۱۱)
نعت پاک	(۱۲)
نظامت سے متعلق کچھ ضروری باتیں	(۱۳)
ہم جلسے کی نظامت کیسے کریں	(۱۵)
اعلان صدارت کے مختلف طریقے	(۱۶)
دعوت تلاوت کے مختلف طریقے	(۱۹)
دعوت برائے حمد باری کے مختلف انداز	(۲۴)
دعوت برائے نعت خوانی کے مختلف انداز	(۲۷)
دعوت برائے خطابت کے مختلف طریقے	(۳۱)
نظامت برائے جلسہ	(۳۶)
ابتدائیہ	(۳۷)

اعلان صدارت	(۴۰)
تائید صدارت	(۴۱)
دعوت برائے تلاوت	(۴۱)
دعوت برائے نعت نبیؐ	(۴۴)
دعوت برائے خطابت (۱)	(۴۸)
دعوت برائے خطابت (۲)	(۴۹)
دعوت برائے خطابت (۳)	(۵۰)
دعوت برائے نعت خوانی	(۵۱)
دعوت برائے خطابت (۴)	(۵۲)
دعوت برائے آخری تقریر و دعاء	(۳۵)
نظامت کے دوران موقع بموقع کام آنے والے اشعار	(۵۵)
متفرق اشعار	(۷۱)

منقبت درشان خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۸۰)

تقریظ

حضرت مولانا و مفتی محمد معصوم صاحب قاسمی

(ناظم اعلیٰ جامعہ عربیہ مدرسۃ المؤمنین قصبہ منگلور ضلع ہریدوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده . اما بعد

اصول وضوابط کی رعایت ہر چیز میں حسن وخوبی پیدا کردیتی ہے اور حسن خاتمہ کی ایک بین دلیل ہوتی ہے۔جلسہ یا کسی بھی پروگرام کے اجزاء ترکیبی میں ایک اہم جز نظامت یعنی اناؤنسری ہے جس کے لئے کچھ اصول وقواعد مرتب کئے گئے ہیں، ان کی رعایت کسی بھی پروگرام وجلسہ کی کامیابی کی ضمانت ہوا کرتی ہے۔

اپنے جادوئی بیان سے لوگوں کو جلسہ کے آخر تک روکے رکھنا اور ان کے اندر نشاط وچستی پیدا کرنا اناؤنسر کا ایک اہم کام اور ذمہ داری ہوتی ہے جسکے لئے اناؤنسر میں کچھ صفات ہونا لابدی ہیں جن کو موصوف نے نظامت سے متعلق کچھ ضروری باتیں میں تحریر کی ہیں انہی کی زبان میں سنئے موصوف تحریر کرتے ہیں صداقت شعاری، طلاقت لسانی، باخبر ذہن، نستعلیق اشارات، بے عیب آواز، صحیح تلفظ، حاضر جوابی، برجستہ گوئی، موقع شناسی، مجمع کی نفسیات سے آگاہی، فہم عامہ ومہارت تامہ، مطالعہ کی چٹک اور مشاہدہ کی لگن۔

کچھ اور تحریر کرتے ہیں۔

ناظم جلسہ کو کم سے کم وقت میں اپنی بات پیش کرنا ہوتی ہے، شیریں الفاظ، پرکشش لہجہ، مختصر اور باوزن جملے، موقع بموقع اشعار نظامت کے اجزاء ترکیبی وتحسینی سمجھے جاتے ہیں۔

البتہ خطیب، نعت خواں اور تالی قرآن کا تعارف ان کے مناسب حال ہی کرایا جائے اور بے جا تعریف اور مبالغہ آرائی سے اجتناب کیا جائے ورنہ ناظم جلسہ اور خطیب وغیرہ کو پشیمانی اور شرمندگی کا سامنا بھی کرنا پڑسکتا ہے۔ اور صداقت شعاری کے فوت ہونے سے ناظم جلسہ کی لفاظی صداء بصحرا بھی ثابت ہوسکتی ہے جسکا آئے دن جلسوں میں مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔

ماشاء اللہ عزیز گرامی مولوی محمد آفتاب اظہر (متعلم جامعہ عربیہ مدرسۃ المومنین منگلور) جو بفضل خداوندی موقع محل اور مخاطب کی رعایت کرنے کا سلیقہ رکھتے ہیں فصاحت و بلاغت اور اسلوب و انداز کے نکات کو سمجھتے ہیں، نے نظام نظامت کے نام سے ایک منفرد انداز کا مختصر سا مجموعہ مرتب کر کے کتابی دنیا میں اپنا نام درج کرانے کے ساتھ ساتھ طلبہ مدارس کے لئے ایک عمدہ تحفہ پیش کرنے کی سعی بلیغ کی ہے۔ موصوف کو فن خطابت اور فن نظامت سے شروع ہی سے لگاؤ اور تعلق رہا ہے۔ جس کی واضح دلیل یہ مختصر سا مجموعہ ''نظام نظامت'' آپ کے ہاتھوں میں ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو عزت و شہرت، مغفرت اور اپنی رضا نصیب فرمائے اور اس مجموعہ کو حسنِ قبولیت کے ساتھ ساتھ خاتمہ بالایمان کی دولت کے حصول کا ذریعہ بنائے (آمین)

والسلام مع الاحترام

احقر الانام محمد معصوم مظفر نگری

خادم التدریس:۔ جامعہ عربیہ مدرسۃ المومنین قصبہ منگلور ضلع ہریدوار (اتراکھنڈ)

۲۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۱ر اپریل ۲۰۱۲ء بروز سنیچر

تقریظ

حضرت مولانا فضیل احمد ناصری القاسمی

(استاذ حدیث وتفسیر جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند)

☆''نظامِ نظامت'' اجلاس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والی کتاب☆

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ یہ قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے، اس میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو علمی و دینی مذاکرہ کرنے کا حکم دیا ہے، اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ سب سے بڑا تو یہی کہ انسان کے سامنے سے اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور ہدایت کی روشنی صاف نظر آجاتی ہے۔ اب یہ اپنی اپنی توفیق ہے کہ وہ اجالے سے کتنا مستفید اور اندھیرے سے کتنا گریزاں رہتا ہے۔

مؤمن کو اس طرح کے مذاکرات کی مسلسل تاکید کی گئی ہے۔ قرآن پاک کی متعدد آیات اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث اس نکتے کو بہ اصرار پیش کرتی ہیں۔ چناں چہ مسلمان اس نکتے پر پیہم عمل کرتے آئے ہیں۔ مدارس، مساجد، خوانق اور مکاتب اسی نکتے پر عمل پیرا ہیں۔ اس سلسلے کی ایک کڑی جلسے جلوس بھی ہیں۔ ان سے بھی امت کو بڑا فائدہ پہونچتا رہا ہے، اس لیے جلسے جلوس بھی آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ جس طرح کوئی بھی موجود شی کئی چیزوں سے ترکیب پا کر مخصوص شکل میں

آتی ہے، اسی طرح جلسے کی بھی اپنی ایک ہیئتِ ترکیبی ہے۔ اس کے مختلف اجزا ہیں۔ مثلاً: تلاوت قرآن، نعت خوانی، سپاس نامہ اور تقریریں وغیرہ۔ انہیں میں سے ایک بلکہ اہم ترین جلسے کی نظامت ہے۔ یہ ایک نازک کام ہے۔ اس میں سامعین کے ساتھ مسامعین کے مزاج کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جلسے کے موضوع پر بھی نظر رکھنی پڑتی ہے، اس لیے یہ کام آسان نہیں، مشکل ہے۔ اس کے لیے مخصوص صلاحیتوں کے افراد ہوتے ہیں، جو کسی ماہر کے زیرِ تربیت رہ کر یا کسی کتاب سے رہ نمائی پا کر تیار ہوتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''نظامِ نظامت'' بھی ایسے افراد تیار کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے۔

آپ کے ہاتھ میں یہ ایڈیشن اس کتاب کا پانچواں ایڈیشن ہے۔ تعددِ اشاعت مقبولیت کی دلیل ہوا کرتی ہے۔ اس سے کتاب کی مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کتاب کے مصنف میرے عزیز الاعز مولانا آفتاب اظہر سلمہ ہیں۔ صلاحیتوں سے مالا مال۔ لکھنا اور خوب لکھنا ان کی شناخت ہے۔ وہ بھرپور لکھتے اور ڈوب کر لکھتے ہیں۔ کئی تصنیفات ان کے قلم سے آچکی ہیں اور سبھی مقبول۔

میری دعا ہے کہ ''نظامِ نظامت'' کا یہ ایڈیشن بھی اپنی افادیت میں مزید گہرا ثابت ہو۔

فضیل احمد ناصری

خادمِ حدیث جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند (۱۳ر نومبر ۲۰۱۹ء)

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جس نے مجھ جیسے ناکارہ پر اپنا فضل فرمایا اور کچھ پڑھنے لکھنے کی توفیق بخشی۔ اگر اس کی توفیق نہ ہو تو کسی کتاب کی تالیف کا خیال تو دور کی بات ہے آدمی ایک سطر بھی نہیں لکھ سکتا۔ لیکن توفیق بھی اسی کو ملتی ہے جو توفیق کا طالب ہو"جو کوشش کرتا ہے پاتا ہے" جو ہاتھ بڑھاتا ہے لیتا ہے"جو قدم اٹھاتا ہے اسے کامیابی نصیب ہوتی ہے۔"

حفظ کے دور سے ہی مجھے فنِ خطابت سے بیحد دلچسپی تھی، بڑے شوق سے انجمن میں شرکت کرتا، انعامی پروگراموں میں حصہ لیتا، اور پوزیشن حاصل کرتا، پھر جوں ہی درس نظامی کا دور شروع ہوا تو انجمن کا نگراں اور ناظم بنایا جانے لگا، لہٰذا خطابت کے ساتھ نظامت سے بھی دوستی ہوگئی پھر ایک دن دل میں یہ آرزو جاگی کہ کیوں نہ اناؤنسری کے لئے ایک منفرد انداز کا مختصر رسالہ لکھ کر دنیا والوں کے سامنے اس دوستی کا ثبوت پیش کیا جائے۔ اولاً ذہن میں کئی خاکے تیار ہوئے اور ریجکٹ کردیئے گئے، بالآخر ایک اچھا سا خاکہ ذہن نشیں ہوا اور اسی کے تحت قلم نے اپنا سفر شروع کردیا، درمیان سفر راستے کی دشواریوں سے بھی دوچار ہونا پڑا، بہت سی رکاوٹیں سامنے آئیں کتنے ہی جملے لکھے اور مٹائے گئے، کتنے ہی لفظوں کی قربانی دینی پڑی، کتنے ہی حروف شہید کئے گئے، لیکن قربان جائیے قلم کی جرأت مندی پر کہ جس نے ہمت پست نہیں کی اور سنبھل

سنبھل کر چلتا رہا آخرکار اپنی منزل تک پہنچ ہی گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ:

جو ہچکچا کے رہ گیا سو رہ گیا ادھر

جس نے لگائی ایڑ وہ خندق کے پار تھا

اب یہ ''نظامِ نظامت'' سے موسوم ہوکر کتابی شکل میں آپکے سامنے ہے مجھے امید ہے کہ آپ اسے قبولیت کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور اگر اس میں کچھ خامیاں ہوئیں تو اصلاح فرمائیں گے اور احقر کو اپنی دعاؤں میں بھی ضرور یاد رکھیں گے۔

طالب دعاء

محمد آفتاب اظہر صدیقی کشن گنجوی

۵/اپریل ۲۰۱۲ء مطابق ۱۲/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

حمدِ باری تعالیٰ ☆از: آفتاب اظہؔر صدیقی☆

سبھی تعریف ہے اس کی اسی کی حمد خوانی ہے
ہماری جان پہ ہر دم خدا کی مہربانی ہے
کہیں گرمی، کہیں سردی، کہیں بارش، کہیں طوفاں
خدا کا ہی کرشمہ ہے اسی کی حکمرانی ہے
وہی کرتا ہے دن روشن وہی پھر رات لاتا ہے
حکومت اس کی چوطرفہ زمینی آسمانی ہے
وہی خالق، وہی مالک، وہی اوّل، وہی آخر
کہ ہے وہ ذاتِ لاثانی کوئی اس کا نہ ثانی
جسے چاہے وہ عزت دے، رکھے ذلت میں وہ جس کو
کہ وہ مرضی کا مالک ہے وہی قسمت کا بانی ہے
وہی ہم کو جلاتا ہے، وہی پھر موت دیتا ہے
کھلاتا ہے، پلاتا ہے اسی کا دانہ پانی ہے
تری حمد و ثنا یارب کرے کیا آفتاب اظہؔر
زباں ناپاک ہے اس کی قلم کی جاں فشانی ہے

نعتِ پاک ☆از: آفتاب اظہر صدیقی☆

رشتہ اللہ سے بندوں کا ملانے والے
آیتیں رب کی وہ پڑھ پڑھ کے سنانے والے

تھا ہر اک سمت گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا
روشنی لے کے زمانے میں وہ آنے والے

ان کے اخلاق کے ہر پھول سے خوشبو ہے عیاں
حسن و کردار کے بے مثل خزانے والے

ان کی ہر بات نصیحت ہے زمانے کے لیے
درس سچائی کا انساں کو پڑھانے والے

ان کو صادق و امیں رحمتِ عالم کہیے
ایسے القاب ہیں آقا مرے پانے والے

ان سے قائم ہے زمانے میں اخوت کی فضا
وہ ہیں انسان کو انسان بنانے والے

ان کے صدقے میں بنائی گئی دنیا اظہر
یاد کرتے ہیں انھیں سارے زمانے والے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظامت سے متعلق کچھ ضروری باتیں

نظامت اجلاس کا سب سے اہم رول ہے اسی پر سارے جلسے کا مدار ہوتا ہے مجمع کو آخر تک روکے رکھنا اچھی نظامت کا کمال ہے۔ صداقت شعاری، طلاقت لسانی، باخبر ذہن، شستعلیق اشارات، بے عیب آواز، صحیح تلفظ، حاضر جوابی، برجستہ گوئی، موقع شناسی، مجمع کی نفسیات سے آگاہی، فہم عامہ ومہارت تامہ، مطالعہ کی چٹک اور مشاہدہ کی لگن یہ چیزیں جس طرح مقرر وخطیب کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہیں، اسی طرح ان تمام چیزوں کا ناظم جلسہ میں ہونا بھی ضروری ہے، تاہم نظامت اور خطابت میں فرق بھی ہے، سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ مقرر کے پاس اپنی بات رکھنے کے لئے تفصیلی وقت ہوتا ہے جبکہ ناظم جلسہ کو کم سے کم وقت میں اپنی بات پیش کرنا ہوتی ہے شیریں الفاظ پرکشش لہجہ مختصر اور باوزن جملے موقع بموقع اشعار نظامت کے اجزائے ترکیبی وتحسینی سمجھے جاتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

میرے خیال سے اناؤنسر کے پاس ایک ڈائری ہونی ضروری ہے جس کو وہ کارِ نظامت میں اپنا معاون بنائے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اناؤنسر کسی مقرر یا نعت خواں کے لئے کوئی شعر کہنا سوچتا ہے لیکن عین وقت پر بھول جاتا ہے پھر تھوڑی کوشش کر کے اگر کہتا بھی ہے تو ایک مصرع کہہ کر دوسرا یاد نہیں رہتا، اس لئے جو شعر جب ذہن میں آئے اسے ڈائری میں لکھ لے اور دیکھتا رہے۔ ایسا بھی نہ ہو کہ ایک مصرع کہہ کر دوسرے مصرع کے لئے ڈائری کھولنے کی نوبت آئے اگر ایسا ہوا تو اناؤنسر مذاق بن کر رہ جائیگا۔

اناؤنسر کو چاہئے کہ ہر مقرر یا شاعر کو مع سکونت کے آواز دے اور سکونت سے پہلے صاحب لگائے (بعد میں نہ لگائے) جیسے مولانا محمد آصف صاحب بھنکر دواری، مولانا شاہ کامل صاحب قاسمی بھنکر دواری، مولانا مسعود صاحب کشن گنجوی، مولانا عرفان صاحب مظفر پوری، مولانا ندیم صاحب جوالا پوری، مولانا بدرالدین صاحب نگینوی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک نام کے دو مقرر پروگرام میں جمع ہو جاتے ہیں تو ایسی صورت میں بغیر سکونت کے اگر ان میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو یا تو دونوں ایک ساتھ اٹھ کر آنے لگیں گے یا جنہیں بلانا مقصود ہے وہ بیٹھے رہ جائیں گے اور ان کے ہم نام تشریف لے آئیں گے۔

اناؤنسر جن مقرر صاحب کو دعوت دے رہا ہے ان کے بارے میں اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تقریر کس طرح کی کرتے ہیں، ان کا انداز کیسا ہے ان میں شعلہ بیانی ہے یا شیریں بیانی ہے، کبھی لاعلمی کی وجہ سے ایک ناصح مقرر کے لئے جن کے بیان میں ذرا بھی چیخ وپکار نہیں ہوتی اناؤنسر ایسے تعریفی جملے کستا ہے کہ خود مقرر کو شرم آنے لگتی ہے مثلاً "اب میں ایسے شعلہ بیان خطیب کو دعوت خطابت دینے جا رہا ہوں جن کی آواز میں وہ کڑک ہے کہ جسے سن کر زمین کانپنے لگتی ہے آسمان پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے پہاڑ تھرانے لگتے ہیں،، یاد رہے کہ مقرر یا نعت خواں کا تعارف ان کے کمال وہنر کے مطابق کرایا جائے معاملہ برعکس نہ ہو۔

بہرحال اچھے جملوں، خوبصورت استعاروں، اور عمدہ اشعار کے ساتھ دعوت دینا نظامت کا کمال ہے مقرر کتنا مشہور ومعروف ہے، اس کی شہرت کا ڈنکا کتنی دور تک ہے، وہ میدان خطابت کا شہسوار ہے یا خطابت کی دہلیز پر ابھی ابھی قدم رکھا ہے ان سب باتوں سے واقف ہونا بھی اناؤنسر کے لئے بیحد ضروری ہے۔

آخر میں ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتا چلوں وہ یہ کہ اناؤنسر مقرر یا نعت خواں کو دعوت دینے کے بعد کہتا ہے کہ ''حضرت مولانا صاحب مائک پر'' جبکہ مولانا صاحب ابھی اپنی جگہ پر ہی ہوتے ہیں یا ابھی مقرر صاحب کرسی پر آکر بیٹھ بھی جاتے ہیں اور اناؤنسر کہہ رہا ہوتا ہے کہ ''حضرت تشریف لائیں'' یاد رہے کہ اگر ہم نے کسی کو دعوت دے کر اس کے لئے کوئی شعر کہنا شروع کیا تھا اور جتنی دیر میں ہم نے شعر کہا وہ مائک پر آگئے تو اب یہ نہیں کہیں گے کہ ''مصوف تشریف لائیں'' بلکہ کہیں گے کہ ''موصوف مائک'' پر ہاں اگر ہمارے شعر کہنے یا دعوت دینے تک وہ مائک پر نہیں پہنچ سکے ہیں؛ بلکہ ابھی اپنی جگہ سے اٹھنے کی کوشش میں ہیں تو اب کہیں گے کہ ''موصوف تشریف لائیں اور اپنے مواعظ حسنہ یا نعتیہ کلام سے ہم سامعین کو محظوظ فرمائیں''

ہم جلسے کی نظامت کیسے کریں

ناظم جلسہ کو سب سے پہلے ایک تمہیدی تقریر کرنی ہوتی ہے جو کم سے کم دس منٹ کی ہو اس تقریر میں حمد وصلاۃ کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے پھر اجلاس کے مقاصد بیان کیے جائیں، پروگرام کا اجمالی خاکہ سامنے رکھا جائے، منتظمین، مہمان مقررین اور جلسہ سننے آئے ہوئے تمام حضرات کا پرزور لہجے میں استقبال کرتے ہوئے شکریہ کے الفاظ زیر لب لائے جائیں اس تمہیدی تقریر کی اگر پہلے سے تیاری کرلی جائے تو بہت بہتر ہوگا۔ تمہیدی تقریر کے بعد متصلاً اعلان صدارت ہوا کرتا ہے، ہم کئی طریقوں سے اعلان صدارت کرسکتے ہیں، چند طریقے ملاحظہ فرمائیں:

اعلان صدارت کے مختلف طریقے

الف: یہ بتایا جائے کہ جلسے کے لئے صدر کا ہونا کس قدر ضروری ہے؛ یعنی صدارت کی اہمیت کو بیان کیا جائے اس کے بعد اپنے صدر صاحب کا مختصر تعارف کرا کر کسی سے تائید کرائی جائے۔

مثلاً:

حضرات جس قبیلے کا کوئی ذمہ دار نہ ہو اس میں تنازع عام ہو جاتا ہے
جس جماعت کا کوئی امیر نہ ہو وہ بکھر جاتی ہے......................
جس قافلے کا رہبر نہ ہو وہ بھٹک جاتا ہے......................
جس لشکر کا کوئی سپہ سالار نہ ہو وہ شکست کھاتا ہے
جس پنچایت کا کوئی سربراہ نہ ہو وہ پنچایت نہیں کہلاتی......................
جس چمن کا کوئی مالی نہ ہو وہ اجڑ جاتا ہے......................
جس دیش کا کوئی حاکم نہ ہو وہ برباد ہو کر رہ جاتا ہے......................
جس طرح ہر چمن کے لئے مالی کی ضرورت پڑتی ہے......................
ہر قبیلے کے لئے ایک رئیس القبیلہ چنا جاتا ہے......................
ہر جماعت کے لئے ایک امیر منتخب کیا جاتا ہے......................
ہر قافلے کی رہبری کے لئے ایک رہبر ہوا چاہتا ہے......................
جس طرح ہر لشکر کو سپہ سالار کی ضرورت پڑتی ہے......................
جس طرح ہر پنچایت کے لئے ایک سربراہ کا انتخاب کیا جاتا ہے......
جس طرح ہر گاؤں کے لئے ایک پردھان مقرر کیا جاتا ہے.........
اور جس طرح ہر ملک کی حکمرانی کے لئے ایک حکمراں کا انتخاب عمل میں آتا ہے

ٹھیک اسی طرح ہر اجلاس کی صدارت کے لئے ایک صدر کا ہونا اجلاس کو بحسن وتحسین انجام تک پہنچانے میں ضروری سمجھا جاتا ہے۔تو آیئے ہم اپنے عظیم الشان جلسے کی صدارت ایک ایسی شخصیت کو سونپتے ہیں جو اسٹیج پر بیٹھے حضرات علماء کرام کے درمیان اس طرح جلوہ نما ہے جیسے شب تاریک میں ستاروں کے درمیان ماہتاب جلوہ نما ہو میری مراد محترم المقام واجب الاحترام، مشفق ومہربان، وارث خیر الانام، داعی اسلام، حامی قرآن وسنت، ماحی کفر وضلالت، قاطع شرک وبدعت ، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا .... صاحب ہیں۔
مجھے امید کامل ہے کہ اس انتخاب لاجواب کی پرشباب تائید کی جائیگی۔

دوسرا طریقہ ! صرف صدر صاحب کا اچھے انداز میں تعارف کرا کر ان سے عہدۂ صدارت پر فائز ہونے کی درخواست کی جائے۔

مثال کے طور پر:

حضراتِ گرامی !ہمارے آج کے اس عظیم الشان اجلاس کی صدارت کے لئے احباب نے جس شخصیت کے بارے میں مشورہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے مستحق بھی وہی ہیں، کیونکہ علامہ اقبال نے میرِ کارواں کے لئے جو علامتیں بتائی ہیں، نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز، وہ سب اس شخصیت کے اندر بدرجۂ اکمل پائی جاتی ہیں، علمی گہرائی، زہد وپارسائی، خداترسی اور خشیت الٰہی جیسے تمام اوصاف موجود ہیں ،میرا اشارۂ کلام عزت مآب ،عالی جناب حضرت مولانا ....صاحب کی جانب ہے ہماری حضرت والا سے مؤدبانہ ومخلصانہ درخواست ہے کہ ہماری پیش کش کو قبول فرما کر منصب صدارت پر فائز ہوں اور اجلاس کو کامیابی کی راہ دکھلائیں ہم آپ کے بہت شکر گزار رہیں گے۔

ثالث : اعلان صدارت کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اجلاس کی حسن منظری پر تھوڑی دیر بولا جائے، محفل کی چمک دمک کو الفاظ کے ذریعے آشکارا کیا جائے پھر اعلان صدارت ہو۔

مثلاً!

حضرات! اللہ تعالی کا کتنا بڑا احسان وانعام ہے کہ اس نے اس مبارک محفل کے انعقاد کی توفیق بخشی اس کے بدلے اگر اس کا ہزار بار شکریہ ادا کیا جائے تو کم ہے ذرا محفل کی رونق تو دیکھئے کتنے شاندار شامیانے لگے ہیں یہ بلبوں کی چمک دمک یہ ٹیولائٹوں کی روشنی یہ پر رونق اسٹیج اور اسٹیج پر علماء کرام کی تشریف فرمائی یہ ایمان والوں کا مبارک مجمع ایسا محسوس ہو رہا ہے گویا کسی گلشن میں بہار آئی ہو، بلبل شاخوں کے منبروں پر چہچہا رہی ہوں، دلکش درختوں کا ہجوم ہو، انگور کی بیلوں میں ستاروں کی لڑیاں لٹکا دی گئی ہوں، سارا چمن رنگ برنگ کے گل پھولوں سے بھرا ہوا ہو، گلاب کے پھولوں پر بکھرے شبنم کے قطرے موتیوں کی طرح چمک رہے ہوں۔

دوستو! یہ اللہ تبارک وتعالی کا ہم پر احسان نہیں تو کیا ہے کہ اس نے ہمیں اس مبارک محفل میں شرکت کی توفیق بخشی اور ہمیں اس عظیم الشان اجلاس میں حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اللہ پاک ہمارے یہاں آنے کو بجد قبول فرمائے اور اس پاک محفل میں پاک دلی کے ساتھ بیٹھ کر کلام پاک اور حدیث پاک کی روشنی میں علماء کرام کی پاکیزہ باتیں سننے اور سن کر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

حضرات! ہمارے آج کے اس جلسے کی صدارت آپ کے جانے پہچانے اور مشہور ومعروف عالم دین، صاحب کشف ویقین، حضرت مولانا......صاحب دامت برکاتہم فرمائیں گے۔

تلاوت کے لئے

اسی طرح ہم کئی طریقوں سے قاری کو دعوت دے سکتے ہیں چند طریقے ملاحظہ ہوں۔

دعوت تلاوت کے مختلف طریقے

(۱) پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالی کی حمد وثنا کریں، اسکی بڑائی اور کبرایائی بیان کریں، اس کی شان وشوکت کا تذکرہ کریں پھر موضوع کا رخ قرآن کریم کی طرف موڑتے ہوئے کلام اللہ کی تلاوت کے لئے قاری کو دعوت دیں۔

مثال کے طور پر:

حضرات! اللہ کی ذات کس قدر عظیم الشان ہے، اس کی شان عظمی کا کیا پوچھنا وہ تو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے، وہ تو سلطان السلاطین ہے، شمس وقمر، جن وبشر، شجر وحجر، بحر وبر، ارض وفلک، حور وملک، چودہ طبق، عرش وکرسی، سب اس کے محتاج ہیں اس نے بے شمار مخلوق پیدا کی؛ لیکن اشرف المخلوقات انسان کو ٹھہرایا، پھر ان میں بے شمار انبیاء اور رسل بھیجے اور افضل الانبیاء والرسل وخاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

اس نے بہت سی کتابیں نازل فرمائی؛ لیکن اپنا پاک کلام اپنے حبیب پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اتارا۔

حضرات! جب اللہ تعالی کی ذات اس قدر عظیم الشان، اتنی بلند وبالا اور اکبر واعلی ہے کہ اگر ساری دنیا مل کر قیامت تک اس کی شان عظمت کا کروڑواں حصہ بیان کرنا چاہے تو نہ کر پائے تو ذرا سوچیے؟ اس کا کلام کس قدر قابل تعظیم ہوگا مثل

مشہور ہے کَلَامُ الْمُلُوْكِ مُلُوْكُ الْكَلَامِ بادشاہوں کا کلامُ کلاموں کا بادشاہ ہوا کرتا ہے، تو آئیے اس رب ذوالجلال کی حمد وثنا کے ساتھ، اس کے پاک کلام یعنی قرآن مجید کی تلاوت سے ہم اپنی محفل کا آغاز کریں جس کے لئے میں دعوت دے رہا ہوں تالیِ قرآن، قاریِ خوش الحان، جناب محمد ....صاحب کو وہ آئیں اور تلاوتِ کلام اللہ سے محفل کا آغاز فرمائیں۔

قرآں کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
اس نور سے پا جائیں ہم راستہ منزل کا

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اس پہلو پر بولنا شروع کریں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ یا معجزاتِ عجیبہ کا بیان ہو پھر آپ ﷺ کے معجزۂ کبریٰ یعنی قرآن کریم کی بات زیر لب لا کر قاری کو آواز دیں:

مثلاً:

حضرات! اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا پھر ان میں سے جسے چاہا مقتضائے وقت کے مطابق معجزات عطا کئے چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں کو معجزہ کے طور پر وہ ہنر دیا گیا تھا کہ فولاد کو موم کی طرح مسل کر رکھ دیا کرتے تھے، حضرت سلیمان علیہ السلام کا منجملہ تمام معجزات کے ایک معجزہ یہ تھا کہ وہ ہر جاندار مخلوق کی آواز سن کر اس کو سمجھ لیا کرتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منجملہ دیگر معجزات کے ایک معجزہ عصا کے طور پر دیا گیا تھا جس نے اس جادوئی دور کے تمام فرعونی جادوگروں

کو مات دے کر موسیٰ علیہ السلام کو رسول ماننے پر مجبور کر دیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مُردوں کو زندہ کرنے، کوڑھیوں کو ٹھیک کرنے جیسے حیرت انگیز معجزات سے نوازا گیا تھا، اسی طرح نبی الانبیاء، آقائے مکی و مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار معجزات عطا کئے گئے۔ شاعر کہتا ہے:

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن پاک کا معجزہ ہے کہ بڑے بڑے فصحا، بلغا اور ادبا جس کی ایک آیت کا مثل پیش کرنے سے عاجز و قاصر رہ گئے جس کا چیلنج رہتی دنیا تک کے انسان و جنات کے لئے پتھر کی لکیر ہے، جس کی حفاظت کا ذمہ خود خدائے بزرگ و برتر نے لیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اس کے ایک نقطے میں تبدیلی نہیں آئی ورنہ اس دار فانی میں اس سے قبل جتنی بھی کتابیں نازل کی گئیں آج کوئی اپنی اصل شکل و صورت میں موجود نہیں ہے تمام آسمانی کتب و صحائف میں تحریف و ترمیم کر دی گئی اگر کوئی کتاب دنیا کے اندر ایسی موجود ہے جس کا ایک حرف بھی نہیں بدلا اور یوم آخرت تک نہیں بدلے گا تو وہ صرف اور صرف کلام اللہ شریف ہے یہ قرآن کریم کا معجزہ نہیں تو کیا ہے! تو آیئے اسی مبارک کتاب کی بابرکت آیتوں سے ہم جلسے کو شروع کریں جس کے لئے میں دعوت دیتا ہوں حافظ و قاری محمد.................. صاحب کو وہ تشریف لائیں اور تلاوت کلام اللہ سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں۔

سناؤ نغمۂ قرآں کہ ہم بیدار ہو جائیں
اندھیروں سے نکل کر صاحبِ انوار ہو جائیں

(۳) **تیسرا طریقہ**: یہ ہے کہ خود قرآن پاک کی فضیلت پر دو تین منٹ لچھے دار تقریر کریں، اس کے بعد قاری صاحب کو دعوتِ تلاوت دیں۔

مثلاً:

حضرات! اس دنیائے رنگ و بو میں جتنی بھی آسمانی کتابیں نازل کی گئیں ان میں سب سے افضل، سب سے اکمل، سب سے اجمل، سب سے احسن، سب سے افصح، سب سے مبارک کتاب قرآن مجید ہے۔

جی ہاں! جس طرح راتوں میں سب سے افضل لیلۃ القدر ہے، دنوں میں جمعہ کا دن سید الایام ہے، مہینوں میں سب سے مبارک مہینہ رمضان ہے، جس طرح مخلوقات میں سب سے اشرف انسان ہے، فرشتوں میں سید الملائکہ جبرئیلؑ ہیں، جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں میں سب سے افضل: اسی طرح آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب تمام کتبِ سماویہ میں سب سے افضل۔

افضل کتاب کو افضل فرشتے کے ہاتھوں بھیجنا تھا تو سید الملائکہ حضرت جبرئیل کو چنا گیا۔

افضل مہینہ میں اتارنا تھا تو ماہ رمضان میں اتارا۔

افضل رات میں نازل کرنا تھا تو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔

اور سید المرسلین بلکہ تمام اولادِ آدم کے سردار نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پر نازل کیا۔ اللہ رب العزت نے خود قرآن میں جا بجا اس کی افضلیت اور حقانیت کا اعلان کیا ہے فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ

فِیہِ ۔ یہ ایسی کتاب ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ۔فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ ۔ ماہ رمضان ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا جولوگوں کے لئے سراپا ہدایت ہے ،فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِیًّا ،ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ۔فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ عِوَجاً ،تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی ۔فرمایا قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْآنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْراً ۔

”اے نبی! کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان وجنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو وہ سب ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی اس کے مثل نہیں لا سکتے اگر چہ اس کام کے لئے وہ سب آپس میں ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں ۔

فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۔ہم نے قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے ۔فرمایا لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ خشیت الٰہی سے ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتا ۔

حضرات! کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ

سب کتابوں سے بھلا قرآن ہے
یہ ہمارا دین ہے ایمان ہے

تو آیئے اسی قرآن کریم کی بابرکت آیتوں سے ہم اپنے اجلاس کا آغاز کریں تا کہ تا اختتام محفل میں نور ونکہت کی برکھا برستی رہے جس کیلئے میں درخواست

کرونگا قاری محمد.................صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت کلام اللہ سے اجلاس کا آغاز فرمائیں۔

قرآں کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
اس نور سے پاجائیں ہم راستہ منزل کا

دعوت برائے حمد باری کے مختلف انداز

حضرات! ابھی ابھی آپ تلاوتِ کلام اللہ سے مستفیض ہورہے تھے اور محفل میں نور وبرکت کی فضا چھارہی تھی رحمتِ خداوندی کا نزول ہورہا تھا، ملائکہ زمیں تا فلک صف بہ صف قطار باندھے کھڑے ہوئے تھے آئیے اس پرنور ماحول کو تادیر قائم رکھنے کے لئے حمدِ باری کا سہارا لیں جس کے لئے میں دعوتِ حمد دیتا ہوں ایک ایسے حمد خواں کو جس کی آواز میں شیرینی اور چاشنی کا ایک بہتا ہوا دریا ہے جس کے طرزِ ترنم میں ایک دلنشیں ہنر ہے جس کے لب ولہجے میں ایک دلربا جادو ہے میری مراد جناب.................صاحب ہیں۔
کسی نے کسی کے لئے بھی کہا ہو لیکن میں موصوف کے لئے کہنا چاہوں گا: کہ

صاحب طرز شہنشاہِ ترنم ہے وہ
گلشنِ بزم میں پھولوں کا تبسم ہے وہ
وہ اگر نغمہ سرا ہو تو حوالہ ہو جائے
جیسے ہو چاند طلوع اور اجالا ہو جائے

موصوف سے درخواست ہے کہ تشریف لائیں اور حمدیہ اشعار سے مسرور ومحظوظ فرمائیں!

(۲)......حضرات! قرآن حمید کی پاکیزہ آیتوں کی تلاوت سے محفل میں نورانیت چھا گئی ہے، یوں محسوس ہورہا ہے کہ موسم بہار اپنی تمام تر نیرنگیوں کے ساتھ سامانِ فرحت ومسرت لئے گلشن قلب وضمیر میں جلوہ فگن ہے۔

دوستو! قرآن مجید کی دل آرائیوں نے قلبوں کو آراستہ کردیا، اس کی دلآویزی نے دلوں کو خوب لبھایا، اس کی دلبری نے دلوں کو موہ لیا، اس کی دل نشیں تلاوت سے دل باغ باغ ہوگیا اور قاری صاحب نے بھی بڑے دلکش انداز میں قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ حضرات! قرآن کریم میں وہ نسخۂ کیمیا ہے کہ جو اسے سن لیتا ہے اس کے دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔

جی ہاں! قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اب مناسب ہے کہ ایک ایسے شاعرِ اسلام کو آواز دی جائے جس کی بلبل نوائی میں خدا کی حمد کا ترانہ ہو جو اپنی بہترین، عمدہ، نفیس اور حسین آواز میں حمدیہ کلام پیش کرکے دل کے دریاؤں میں فرحت وطمانیت اور سرور وانبساط کی لہر دوڑا دے میری آرزو اور تمنا ہے کہ میں جناب..............صاحب کو اس شعر کے ساتھ دعوتِ اسٹیج دوں کہ۔

خروش آموز بلبل ہو گرہ غنچے کی وا کردے
کہ تو اس گلستاں کے واسطے بادِ بہاراں ہے

جناب..............صاحب مائک کے سامنے:

(۳)......حاضرین کرام! جس دنیا میں ہم اور آپ بستے ہیں جس میں کبھی آدم کبھی نوح کبھی ابراہیم کبھی اسرائیل کبھی یونس کبھی یوسف کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام اور ان کی اولادیں اور جس میں قیامت تک آنے والی مخلوق

کو بسنا ہے پہلے کبھی اس دنیا کا وجود نہ تھا، نہ یہ زمین تھی جس پر ہم چلتے ہیں نہ وہ آسمان تھا جس کو ہم تکتے ہیں نہ وہ آفتاب تھا جس کے طلوع سے دن روشن ہوتا ہے، نہ وہ مہتاب تھا جو رات کو چاندنی بخشتا ہے، نہ یہ رات تھی جس میں ہم آرام کی نیند سوتے ہیں، نہ دن تھا جس میں حصولِ رزق کے اسباب اختیار کرتے ہیں؛ بلکہ خود حضرتِ انسان کا وجود نہ تھا نہ پری اور جنات تھے نہ انبیا اور رُسُل، نہ حور وملائک تھے نہ جنت اور دوزخ غرضیکہ جب ساری کائنات لاموجود تھی سوائے اللہ تعالی کی ذات کے؛ جس کو کبھی فنا نہیں، صرف اللہ ہی کی ذات موجود تھی اور وہی ذات ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور کیوں نہ ہو وہ تو واجب الوجود ہے، وہی اول بھی ہے وہی آخر بھی۔ وہی ظاہر بھی ہے وہی باطن بھی۔

غالب نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ:

نہ تھا کچھ تو خدا تھا نہ ہوتا کچھ تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

وہ خالق السمٰوات والارض جس کی شانِ کبریائی کو شاعر یوں بیان کرتا ہے:

وہ یکتا ہے اکیلا ہے نہیں اس کا کوئی ثانی
وہی سب کو کھلاتا ہے پلاتا ہے وہی پانی
عبادت اس کی کرتے ہیں بنی نوعِ انسانی
اسی کے آگے جھکتے ہیں سرِ شاہی وسلطانی

(آفتاب اظہر صدیقی)

تو آیئے! اس کی شان وقدرت کا گن گانے کے لئے، اس کی عظمت وکبریائی کا ترانہ گنگنانے کے لئے کسی حمد خواں کو دعوتِ سخن دیں اس اعتراف کے ساتھ کہ

بھلا کیسے کرے کوئی زباں حمد وثنا تیری
کسی سے ہو نہیں سکتی بیاں حمد وثنا تیری

میں درخواست کروں گا جناب.................. سے کہ وہ حمدیہ کلام سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں جناب.................. صاحب آپ حضرات کے سامنے۔

دعوت برائے نعت خوانی کے مختلف انداز

(۱) حضرات! خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی حمد وثنا خوانی کے بعد اگر کوئی ذات ایسی ہے جس کی تعریف ونعت خوانی کی جائے تو وہ مدنی تاجدار، ہم غریبوں کے غمگسار، سیدِ ابرار واخیار، آقائے نامدار، شہنشاہِ ذی وقار، گلشنِ ہستی کے اولین فصلِ بہار، انیس الغریبین، رحمۃ للعٰلمین، مراد المشتاقین، جانِ عالمین، سید المرسلین، خاتم النبیین، طٰہٰ ویٰسین، عمیقِ بے کساں، فخرِ رسولاں، نازشِ ہر دو جہاں، شاہِ حرم، قائدِ عرب وعجم، سرکارِ دو عالم، احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ شاعر کہتا ہے:

رسولِ مجتبیٰ کہئے محمد مصطفیٰ کہئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہئے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیا کہئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہئے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے

جب ان کا نام آئے مرحبا صلِ علیٰ کہئے

ان ہی اشعار کے ساتھ میں التماس کرتا ہوں دنیائے طرز و ترنم کے معروف و مشہور شاعر جناب..................صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور نعتیہ کلام سے ہم سامعین کو بہرہ مند فرمائیں۔

(۲)......حضرات! ابھی ابھی ہم حمدِ باری تعالیٰ کے گلشن کی سیر کر رہے تھے اور پھولوں کی خوشبوؤں نے ہمیں مست و مدہوش کر رکھا تھا اب میں آپکو نعتِ نبی ﷺ کی فضا میں لے جانا چاہتا ہوں، تو آیئے ایسے گلستان کی سیر کریں جس میں اخلاقِ کریمہ کے پھول ہوں اور ہر پھول اپنی رعنائی و زیبائی میں گلِ سرسبد ہو، جہاں خُلق و سخا کے پھول ہوں، عفو و درگزر کے پھول ہوں، جہاں صبر و تحمل کی عطر ریزیاں بھی ہوں اور شفقت و پیار کی بھی گلکاریاں ہوں۔ کیونکہ:

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینتِ چمن

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اسی کے ساتھ ان سدا بہار پھولوں کا جو صدیوں سے مشک افشانی کر رہے ہیں تذکرہ کرنے کے لئے میں دعوتِ سخن دے رہا ہوں جناب..................صاحب کو اس شعر کے ساتھ کہ:

ان ہی کا ذکر کرتے ہیں ان ہی کی بات کرتے ہیں

ہمیں تو دوستو! دنیا کا افسانہ نہیں آتا

جناب..................صاحب مائک پر نعت نبی ﷺ کے ساتھ۔

(۳)......حضرات! آئیے اب اس ذاتِ پاک کا پاکیزہ ذکر کریں جس کے ذکر کو اللہ رب العزت نے وہ بلندی عطا کی ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک، پہاڑوں سے لیکر دریاؤں تک، خاک کے ذروں سے آفتاب کی کرنوں تک، ستاروں کی محفل سے مہتاب کی روشنی تک، انسان وجنات سے لیکر حور وملائک تک، کتبِ سماویہ سے لیکر ویدوں، گرنتھوں بلکہ تمام مذہبی کتابوں تک، کلمہ طیبہ سے لیکر اذانوں تک، نوافل سے لیکر فرائض تک، درودوں سے لیکر سلاموں تک، غرض ہر شئی میں اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو عیاں کر رکھا ہے، قرآن میں ارشادِ خداوندی ہے، وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ، اے حبیب! ہم نے آپ کے ذکر کو بہت بلندی عطا کی ہے۔

حضرات! آپ دیکھئے کہ جہاں آپ کو اللہ کا ذکر ملے گا وہیں رسول اللہ کا ذکر ملے گا۔ اگر شاعر کی زباں میں بیان کیا جائے تو:

قرآن کے پاروں میں
احساں کے اشاروں میں
ایماں کے سنواروں میں
افلاک کے تاروں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے

صدیق وصداقت میں
فاروقی عدالت میں
عثمانؓ کی سخاوت میں
حیدر کی خلافت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے

احمدؒ کی روایت میں

مالک کی درایت میں

سفیاں کی ثقاہت میں

نعماں کی فقاہت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے

مؤمن کی اداؤں میں

مؤذن کی صداؤں میں

مامون ہواؤں میں

مسحور فضاؤں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے

دوستو! اللہ نے جس کے ذکر کو اتنا بلند کیا وہ ذات کتنی بلند مرتبہ اور عالی مقام ہوگی، آیئے اس کی نعت کا ترانہ گنگنانے کے لئے ہم آواز دیں ایک نعت خواں کو جن کا نام نامی اسم گرامی جناب قاری.........صاحب ہے میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اس محفل کو نعت نبی کی شمع سے جلا بخشیں!

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمدؐ رقم نہ ہوتا

تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا، وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا

زمیں نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا

﴿دعوت برائے خطابت کے مختلف طریقے﴾

(۱)...... پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم فن خطابت پر تھوڑی دیر لب کشائی کریں یعنی خطابت کی اہمیت کو بتائیں اور خطیب کو دعوتِ خطابت دیں۔

مثلاً

حضرات! تاریخ انسانی شاہد ہے کہ خطابت نے چمنستانِ عالم میں کیسے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے ہیں۔ خطابت نے ایمان و یقین کی شمعیں روشن کی ہیں رشد و ہدایت کے دریا بہائے ہیں، اس نے انسانوں کو قید و بند کی زندگیوں سے آزاد کیا ہے، مظلوموں کو ظلم و جبر کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا حوصلہ دیا ہے، ظالموں کی حکومت میں تباہی مچائی ہے، کمزوروں کو اپنے حق کے لئے لڑنا سکھایا ہے اس نے قلعوں کے قلعے فتح کیے ہیں، میدانوں کے میدان جیتے ہیں۔ خطابت نبی کی زبان سے عیاں ہوئی تو دعوت وہدایت بن گئی، جب واعظ کی زبان سے آشنا ہوئی تو نصیحت بن گئی، جب مجاہد نے اسے اپنایا تو نعرۂ انقلاب بن گئی، جب کسی قائد یا لیڈر نے اسے اختیار کیا تو ترانۂ سیاست بن گئی؛ الغرض خطابت نے ہر زمانے کے اندر الگ الگ رنگ و روپ میں اپنا جوہر دکھایا ہے؛ کیونکہ خطابت میں جادو ہے، سحر ہے، تاثیر ہے۔ شاعر کہتا ہے:

خطابت وجد میں آئے تو پھر ہتھیار بن جائے
کبھی نیزہ کبھی خنجر کبھی تلوار بن جائے
خطابت کی گلفشانی مسلّم ہے زمانے میں
یہ نجاشی کے آگے جعفرِ طیار بن جائے

آیئے! اسی خطابت کا ایک نمونہ ملاحظہ کرنے کے لئے دعوت دیں ایک ایسے بے باک خطیب کو جس نے اپنی خطابت کو نکھارنے میں کافی عرق ریزی کرنے کے بعد میدانِ خطابت میں اپنی ایک پہچان بنائی ہے میرا اشارۂ کلام حضرت مولانا ....صاحب کی جانب ہے میں ان سے مؤدبانہ درخواست کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی خطابت کا جوہر دکھائیں۔!

ایضاً:

حضرات! خطابت وہ شئی ہے جو لمحوں میں قرنوں کا سفر کرتی ہے اور کہیں سے کہیں لے جاتی ہے، ایکا ایکی پلٹا دیکر ماضی میں پہنچادیتی ہے، ناگہاں فراٹے بھرتی ہوئی مستقبل کی طرف بڑھ جاتی ہے، اس کے لئے گردشِ زمانہ نہیں، یہ لیل ونہار کے طلوع وغروب سے آزاد ہے، یہ انسانی مجمعوں کو اکائی میں ڈھالتی ہے اور آواز کی لہروں کے ساتھ ماضی، حال، مستقبل میں گھماتی پھراتی ہے۔ خطابت کی سب سے بڑی خوبی تصور کی پرواز ہے خطبا حضرات خیالات کے پہاڑوں پر چڑھ جاتے ہیں اور جذبات کے سمندروں کی تہوں تک اتر جاتے ہیں۔

جی ہاں! خیالات کی پرواز کا نام ہی خطابت ہے کہ ایک انسان کی آواز ان گنت انسانوں کا مافی الضمیر بن جاتی ہے۔

خطابت لسانی اعجاز کا ضمیر ہے، اس کے ہیولیٰ میں شاعری، مصوری، موسیقی اور سنگتراشی کے جوہر ہیں اور اس کی روح ایٹمی توانائی سے کہیں بڑھ کر طاقتور ہے، ایک خطیب کے اندر تخلیقی جوہر ہوا کرتا ہے جو کچھ وہ کہتا، جس طرح کہتا اور جس گہرائی وگیرائی سے بولتا ہے وہ ایک جادو کی طرح ہے کہ دل ودماغ، مبہوت ومسحور ہوجاتے ہیں جب کوئی خطیب خطابت کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ

دماغوں سے اٹھا کر دلوں میں اتار رہا ہے سننے والے محسوس کرتے ہیں کہ ان کی گمشدہ متاع مل رہی ہے اور وہ ان جواہر پاروں سے دامن بھر رہے ہیں جن کی تلاش میں تھے۔

آئیے! ایسے ہی ایک خطیب کو دعوتِ خطابت دے کر ان کی خطابت کے جوہر پاروں سے ہم اپنے دامن کو بھریں۔ میں بڑے ادب واحترام کے ساتھ درخواست کروں گا حضرت مولانا.......... صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور محفل میں خطابت کا جادو چلائیں۔

اس قطعہ کے ساتھ کہ:

نام اس کا ملتِ بیضا کے پروانوں میں ہے
وہ بہر صورت عظیم الشان انسانوں میں ہے
ولولہ اسلام کا اس کی رگوں میں ہے رواں
لرزہ اس کی فکر سے باطل کے ایوانوں میں ہے

(۲) **دوسرا طریقہ**: یہ ہے کہ ہم صرف خطیب کے موضوع کا تذکرہ کرکے اسے دعوت دیں۔

مثلاً:

حضرات! اب میں ایک ایسے مقرر کو دعوت دینے جا رہا ہوں جن کا موضوعِ سخن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی وہ پاکیزہ جماعت ہے جو محبت و مروت، اخوت و موافقت، فہم وفراست، جرأت وجسارت، عزم وہمت، حکمت ودرایت، امانت ودیانت، صداقت وحقانیت، عبادت وریاضت، عقیدت

وشفقت، حیا وعزت، وفا وسخا، اجتہاد و اعتماد، حسنِ اخلاق وکردار، خوش اطوار وگفتار، تسلیم وتوکل، ثبات واستقلال، فضل وکمال، ایمان واحسان، انابت الی اللہ، انفاق فی سبیل اللہ، ایثار وانکساری، خاموشی و بردباری، خشیتِ الٰہی وشب بیداری، فاقہ کشی وجاں نثاری، پاکی وپاکیزگی اور سب سے بڑھ کر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لحاظ سے نرالی اور امتیازی شان رکھتے تھے۔ جنہیں ان کی زندگی میں ہی دعوتِ اسلام پر لبیک کہنے کے باعث، اِعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر صعوبتیں اور کلفتیں جھیلنے کے باعث، گھر وطن چھوڑ کر راہِ خدا میں جہاد کرنے کے باعث، آپس میں رحم دل اور کافروں سے مقابلے میں تیز ہونے کے باعث رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کا تمغہ دیا گیا، اسی موضوع پر تفصیلی گفتگو کرنے کے لئے آپ حضرات کے سامنے تشریف لا رہے ہیں خطیب باکمال، مقررِ بے مثال، جاں نثارِ صحابہ، حضرت مولانا.........صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔

ان اشعار کے ساتھ کہ:

وہ جن کا تذکرہ موجود ہے قرآں کے پاروں میں
ہے قدر ومنزلت جن کی فلک کے چاند تاروں میں
انہی کی سیرت وکردار کی باتیں سناؤ تم
شرابِ علم کی محفل میں سوغاتیں لٹاؤ تم

(۳)......**تیسرا طریقہ**: یہ ہے کہ ہم نہ تو فن خطابت کی اہمیت کو اجاگر کر کے خطیب کو دعوت دیں اور نہ ان کے موضوع کو بتا کر ان سے درخواست کریں؛ بلکہ صرف ان کا اچھا سا تعارف کرا دیں اور ان سے تشریف لانے کی درخواست کریں۔

جیسے:

محترم حضرات ! اب میں آپ کے سامنے ایک ایسے خطیب کو دعوت دینے جارہا ہوں جنہیں آپ میدانِ خطابت کا شہسوار بھی کہہ سکتے ہیں اور فنِ خطابت کا تجربہ کار بھی، کیونکہ وہ زبان وبیان میں ایسی مہارت رکھتے ہیں کہ تھوڑی دیر کی گفتگو میں سامع کو اپنا بنالیتے ہیں، ان کی تقریر ایک دردمند دل، ایک مجاہدانہ حوصلہ، ایک عالمانہ سوچ اور صحیح فکر کا آئینہ دار ہوا کرتی ہے، جب وہ بولنا شروع کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ علم کا ایک دفتر کھل گیا ہے؛ میری مراد خطیبِ ملت، مفکرِ امت، قاطعِ شرک وبدعت حضرت مولانا..................صاحب...... ہیں۔
حضرت تشریف لائیں اور اپنے زورِ بیانی وسحر لسانی سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظامت برائے جلسہ

نوٹ : یہ نظامت رٹ کر کسی بھی جلسے میں کی جاسکتی ہے۔ پہلے نمبر کے ”برائے خطابت“ کے ذریعے ایسے مقرر کودعوت دی جائے جن کا لہجہ خوبصورت ہو انداز ناصحانہ ہو گویا کہ وہ واعظ ہوں مقرر نہ ہوں۔ دوسرے نمبر کے ”برائے خطابت“ کے ذریعے ایسے خطیب کودعوت دی جائے جن کا لہجہ زوردار، انداز شعلہ بار، اور آواز دھماکہ خیز ہو۔ تیسرے نمبر کے ”برائے خطابت“ کے ذریعے ایسے مقرر کو آواز دی جائے جن کا لہجہ متوسط لیکن دلوں کو بھانے والا ہو، انداز درمیانہ؛ لیکن پسندیدہ ہو، جن کی شخصیت مشہور ومعروف ہو، جنہیں دیکھنے اور سننے کے لئے حاضرین بے تاب ہوں۔ چوتھے نمبر کے ”برائے خطابت“ کے ذریعے نشست کی سب سے اہم کڑی جن کا بے صبری سے انتظار کیا جارہا ہو انہیں بلایا جائے۔ اور پانچویں نمبر کے ”برائے خطابت“ کے ذریعے صدر صاحب کو زحمتِ خطابت دی جائے۔

محمد آفتاب اظہر صدیقی

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین:اما بعد

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا
کیسی زمیں بنائی کیا آسماں بنایا

محترم حاضرین!مکرم سامعین!برادران صالحین!اسٹیج پر زینت افروز ماہرین علماء دین!اوراس بہترین پروگرام کے مخلصین حضرات منتظمین!

آج اس بابرکت اور عظیم الشان اجلاس میں احقر کو جو ذمہ داری دی گئی ہے، جوکام ناچیز کے سپرد کیا گیا ہے وہ بڑا اہم کام اوراہم ذمہ داری ہے۔

ایک طرف یہ عظیم ذمہ داری تو دوسری جانب اپنی کم علمی اورنااہلی کی نگہداری۔ لیکن چونکہ بڑوں کا حکم ہے اور بڑوں کا حکم بھی بڑا ہوا کرتا ہے جس کی تعمیل ضروری ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سے فائدوں کا حامل بھی ہوا کرتی ہے؛لہذا ان کے حکم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہی میں آپ حضرات کے روبرآنے کی ہمت جٹا پایا ہوں اور خداوند قدوس سے ان الفاظ کے ساتھ دعا گو ہوں۔کہ:

ملامت میں نہ گھرجاؤں خجالت سے نہ مر جاؤں
خدا میری زباں کو تو فصاحت دے بلاغت دے

دوستو!یوں تو شب وروز جلسے اور جلوس ہوا کرتے ہیں مجلسیں (انجمن) اور محفلیں سجا

کرتی ہیں لیکن ہر محفل کی بات ایک جیسی نہیں ہوتی کوئی محفل دنیا بھر کی بکواس پر منحصر ہوتی ہے، تو کسی میں بے حیائی کا علی الاعلان مظاہرہ کیا جاتا ہے۔۔

کسی میں اردو کی شمع روشن کی جاتی ہے..............................

تو کسی میں قوالی کی صدائیں بلند ہوتی ہیں..............................

کہیں عرس اور میلہ لگایا جاتا ہے..............................

تو کہیں ڈھول اور تاشے بجائے جاتے ہیں..............................

ایسی محفلیں اکثر عیش پرست لوگوں کی ہوا کرتی ہیں..............................

ان مجلسوں کا دینی مجلسوں سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا..............................

ایسی محفلوں میں شرکت اعمال نامے میں گناہوں کا اضافہ ہی کرتی ہے......

بلکہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ دینی مجلس کسے کہتے ہیں..........

دینی محفلیں تو وہ ہوا کرتی ہیں جن میں دین داروں کا جم کثیر نظر آئے......

دینی مجلسیں تو وہ ہوتی ہیں جن میں قرآن اور حدیث کی باتیں ہوں......

دینی جلسے تو وہ کہلاتے ہیں جن میں اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہوں......

دینی اجتماع تو اسے کہا جاتا ہے جس میں آنے والوں کو تہذیب وتمدن کے موتی، اخلاق وکردار کے خوشبودار پھول، حیا وپاکدامنی کا درس اور امن وامان کا پیغام دیا جاتا ہے۔

جہاں علمائے دین کی قربت وصحبت ملتی ہو..............................

اکابرین واولیاء کی زیارت نصیب ہوتی ہو..............................

ایمانی طراوت حاصل ہوتی ہو..............................

قلبی راحت نصیب ہوتی ہو..............................

دماغی سکون ملتا ہو..............................

حضرات! آپ کو اپنی قسمت پہ ناز ہونا چاہئے کہ آپ کی شرکت ایک ایسے ہی اجلاس میں ہوئی ہے جہاں برکت ہی برکت ، رحمت ہی رحمت ، منفعت ہی منفعت ، فائدہ ہی فائدہ ہے۔ یہاں نقصان کا دخل نہیں ، خسارے کا سوال نہیں۔ کیونکہ:

یہ کوئی دنیاوی محفل نہیں..................

سیاسی جلسہ نہیں........................

سرکاری سمیلن نہیں.......................

مشاعرہ کا میدان نہیں.........................

قوالی کا فنکشن نہیں.......................

نہ تو اس میں کسی بے سُر قوال کی کراہت آمیز قوالی ہوگی اور نہ کسی بے شعور شاعر کی بے ہودہ شاعری ، میں مذہبی اور اصلاحی شاعری کی مخالفت نہیں کر رہا ہوں ، اچھی شاعری تو آقا کو بھی پسند تھی ، آقا نے اچھی شاعری سماعت فرمائی اور تعریف بھی فرمائی ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بہت سے افراد شاعر تھے ، اولیا نے شاعری کی ہے ، اتقیا نے اشعار کہے ہیں ، بزرگوں نے اشعار کے ذریعے اصلاح نفس کا کام لیا ہے۔ اور میں بھی تو درمیان درمیان میں اشعار کہہ رہا ہوں : لہذا اچھی شاعری مفید ہے ، یہاں ایسی شاعری سے احتراز ہے جس میں دنیا مقصود ہو ، یہاں ایسی محفل کی مذمت ہے جہاں بندگانِ خدا کو خدا سے غافل کر دیا جائے۔

خیر ! یہ محفل تو دینی محفل ہے ، یہ مجلس تو دین حق کی پروردگی کے لئے بھی ہے ، یہ اجلاس تو دین اسلام کی سرفرازی کے لئے منعقد ہوا ہے اور یہ محفل تو انتہائی پاکیزہ محفل ہے۔

اللہ اللہ! اس محفل کے مقام کا کوئی اندازہ کرسکتا ہے؟
جس کو ملائکۂ رحمت جیسی نورانی مخلوق اپنی جلوہ سامانیوں کے ساتھ مزین کر رہی ہو اور اپنی نورانیت کے آغوش میں لئے ہوئے ہو۔
فرمایا راستبازوں کے سردار اور پاکبازوں کے سرتاج نبی رحمت ﷺ نے کہ جس مبارک محفل میں ذکر خیر ہوتا ہے اس کو ملائکۂ رحمت پروانہ وار آکر گھیر لیتے ہیں:

ناز کرتے ہیں ملک ایسی زمیں پہ اسعدؔ
جس پہ دو چار گھڑی ذکرِ خدا ہوتا ہے

اعلان صدارت

حضرات! آئیے اب ہم اپنے اجلاس کی کامیابی کے لئے کسی راہنما کی تلاش کریں؛ کیونکہ کسی بھی جلسے اور اجلاس کی کامیابی ایک ایسے رہنما کی رہنمائی، ایک ایسے رہبر کی رہبری، ایک ایسے سرپرست کی سرپرستی، ایک ایسے صدر کی صدارت، ایک ایسے قائد کی قیادت پر منحصر ہوتی ہے؛ جو زہد وتقوی، خلوص و للّٰہیت، جود وسخا، امانت وصداقت، فہم وفراست، جرأت وہمت، نیز علم وصلاحیت کی حامل اور رشد وہدایت کی علم بردار ہو اور عند اللہ وعند الناس مقبول ومعزز ہو۔ الحمد اللہ! ہمارے آج کے جلسے کو ایسی بہت سی قد آور اور مذکورہ اوصاف کی حامل مقدس ہستیوں کی تشریف فرمائی میں پروان چڑھنے کا موقع ملا ہے جن میں سے جلسے کی صدارت کے لئے کسی ایک کے بھی نام کا اعلان کردینا اجلاس کی کامیابی کی دلیل ہوگی؛ لیکن میں جس شخصیت کا نام لینا چاہوں گا وہ حضرت الحاج مولانا ومفتی..............صاحب ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے اصلاح امت، احیاء سنت،

ابطالِ باطل اور احقاقِ حق کے لئے مثالی حوصلہ، توفیق اور امتناء بخشتا ہے پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جذبے کے ساتھ حسن بیانی کا بھی خاص ملکہ اور شانِ جاذبیت عطا فرمائی ہے مجھے امید ہی نہیں بلکہ پختہ یقین ہے کہ اس حسن انتخاب، انتخابِ لاجواب کی آپ حضرات بھرپور تائید فرمائیں۔

﴿تائید صدارت﴾

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔حضرات! جلسے کی صدارت کے لئے جن منصف مزاج، مدبر دماغ، مفکر دل اور بلند حوصلہ مرد مجاہد کا نام لیا گیا ہے وہ اپنے اندر حسن خُلق، حسنِ تدبیر، حسن تہذیب، حسن لیاقت، حسن ضیافت، حسن دانائی وحسن بینائی جیسے بہت سے اعلیٰ اور اچھے اوصاف رکھتے ہیں اور ایک مقبول وباصلاحیت عالم دین ہیں؛ لہٰذا میں اپنی اور تمام ارکین وحاضرین کی جانب سے پرزوردلی تائید کرتا ہوں: اس شعر کے ساتھ کہ

سرور و شادمانی موجزن ہے آج ہر دل میں
جو میرِ کارواں بن کر کے آئے آپ محفل میں

﴿دعوت برائے تلاوت﴾

حضرات! اب ہم صدر صاحب کی اجازت سے اپنے اجلاس کا باضابطہ آغاز کرتے ہیں ۔آیئے سب سے پہلے خدائے پاک کے اس پاک کلام کی پاکیزہ آیتوں سے برکت حاصل کریں جس کا ہر حرف، ہر لفظ، ہر نقطہ، ہر سکون، اپنے اندر برکتوں کے خزانے سموئے ہوئے ہے۔

کلامِ الٰہی: جس کی برکت سے انسان کو انسانیت ملی.................

شیطان کی شیطنت میں کمی آئی ....

ساری دنیا میں ہدایت کی شعاعیں پھوٹیں ....

قرآن آیا تو ایک نئی شریعت کا آغاز ہوا ....

چمنستان عالم میں توحید کی بہار آئی ....

گلستانِ ارض میں وحدانیت کا رنگ چھا گیا ....

دھرتی پر ایمانی فضا قائم ہوئی ....

دینِ اسلام کا پرچم سارے عالم میں لہرایا ....

بوستان ہستی میں شرم وحیا کی کلیاں کھلنے لگیں ....

اخوت ومحبت کی شمعیں روشن ہوئیں ....

جہالت وضلالت کی وادیوں میں بھٹکی ہوئی قوم کو راہِ ھدایت ملی ....

شرک وبت پرستی کے سورج کو ہمیشہ کے لئے گہن لگ گیا ....

عبد ومعبود کے درمیان ایک خوشگوار رشتہ قائم ہوا ....

بندوں پر خدا کے بے پایاں انعامات نازل ہوئے ....

انسان وجنات کو قیامت تک کے لئے ایک دستورِ زندگی ملا ....

چوری اور ڈاکہ زنی کی راہیں بند کردی گئیں ....

ظلم وستم کے خوگروں کو الفت ومحبت کے اسباق پڑھائے گئے ۔۔۔

......قرآن آیا تو عیاشی، عیش کوشی، آرام طلبی، قمار بازی، شراب نوشی اور حق تلفی جیسی تمام بیماریوں کا صحیح علاج آیا اور دنیا میں ہر سو امن وامان کے شامیانے لگ گئے، یکجہتی، چلائی، ترقی انسانیت کو امن واقعی اور سکونِ حقیقی مل گیا۔

مسلمانو!

قرآن آیا تو ہمیں نماز کا تحفہ ملا......................
قرآن آیا تو زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہوئی....................
قرآن آیا تو رمضان کا مبارک مہینہ ملا....................
قرآن آیا تو حج بیت اللہ کا حکم ہوا....................
الغرض، قرآن آیا تو ہر برائی کا خاتمہ ہوا اور ہر اچھائی نے جنم لیا۔

......اب میں اپنی بات کو زیادہ طول نہ دیتے ہوئے قرآن کریم کی تلاوت کے لئے جناب قاری محمد ....صاحب کو مدعو کرتا ہوں کہ قاری صاحب تشریف لائیں اور قرآن پاک کی تلاوت سے ہمارے قلب و روح کو ایمانی تازگی عطا فرمائیں۔

بعد تلاوت

پڑھ دیا جب بھی کسی نے کچھ لکھا قرآن کا
گر پڑا تحت الثریٰ میں قافلہ شیطان کا
(آفتاب اظہر)

دعوت برائے نعتِ نبی ﷺ

شمع رسالت کے پروانو! نبی رحمت کے دیوانو! آؤ تلاوت کلام اللہ کے بعد ذکر رسول اللہؐ اور نعت نبیؐ سے برکت حاصل کرتے ہیں؛

تاکہ محفل کی رونق برقرار رہے.................

جلسے میں یوں ہی نکھار رہے.....................

ماحول پُرانوار رہے.....................

یہ ہوا بھی مشکبار رہے....................

یہ فضا بھی خوش گوار رہے....................

موسم میں رنگِ بہار رہے....................

ہم پر رحمتوں کی بوچھار رہے....................

بے حد و بے شمار رہے....................

فلک تک فرشتوں کی قطار رہے....................

اور دل عشق نبیؐ میں سرشار رہے....................

زباں پہ صل علیٰ کی پکار رہے....................

اور جب نعتِ نبی ﷺ کی عطر بیز، ترنم خیز آواز ہمارے کانوں میں رس گھول رہی ہو تو دلوں کو فرحت حاصل ہو....................

دماغوں کو راحت نصیب ہو....................

آنکھوں کو ٹھنڈک مل سکے....................

ذہنوں کی کلیاں کھل اٹھیں....................

زبانوں کو درودِ پاک کی چاشنی میسر ہو....................

کیونکہ وہ ذات ایسی مقدس ذات ہے جس کے صدقے پھولوں کو نکہت نصیب ہوئی، غنچوں کو چٹکی ملی ....

جس کے طفیل سورج کو روشنی ....

چاند کو چاندنی ....

ستاروں کو تابندگی ....

پہاڑوں کو بلندی ....

دریاؤں کو طغیانی ....

موجوں کو روانی ....

پودوں کو شادابی ....

کھیتوں کو ہریالی ....

زمین کو وسعت اور آسمان کو بلندی عطا کی گئی ....

آئیے اسی کی بارگاہِ عظمت میں عقیدت ومحبت کا نذرانہ پیش کرنے کے لیئے آواز دیں ایک ایسے نعت خواں کو جسے ہوا رُک کر اور وقت ٹھہر کر سنا کرتے ہیں میری مراد شاعر اسلام، مداحِ خیرالانام، شہنشاہِ ترنم، صاحبِ خوش تکلم، جناب ....صاحب ہیں میں ان سے درخواست گزار ہوں کہ وہ مائک پر آئیں اور نعت نبی کی فضا قائم کریں۔

....

....

....

....

نعتِ نبی کے بعد:

رسالت کو شرف ہے ذاتِ اقدس کے تعلق سے
نبوت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیا تم ہو
کہاں ممکن تمہاری نعت حضرتؐ مختصر یہ ہے
دوعالم مل کے جو کچھ بھی کہیں اس سے سوا تم ہو

حضراتِ سامعین! یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہمارے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ اوصاف، نہایت اچھی عادتیں اور خصلتیں ودیعت رکھی تھیں؛ بلکہ تمام نبیوں، رسولوں اور ساری اولادِ آدم کے اوصافِ حمیدہ اور خصائلِ عالیہ کو حضورؐ کی ذاتِ اطہر میں موتیوں کی طرح پرو دیا گیا تھا؛ یہی وجہ تھی کہ آپ سراپا حسن ہی حسن، تعریف ہی تعریف، خوبی ہی خوبی تھے اور جس کا نام ہی اتنا پیارا، اتنا دلکش، دلکشا، دلربا، دلنواز، روح پرور، عطر بیز، عنبر بار، بلاغت آمیز اور ذخیرۂ حسنِ دوجہاں ہو تو بھلا اس کی ذات تمام اولادِ آدم کے حسن وجمال، اوصاف وکمال، تعریفوں، خوبیوں، صفتوں، بھلائیوں، نیکیوں اور پاکیزہ سیرتوں کا مجموعہ کیوں نہ ہوتی؛ آپؐ کو تو اسم بامسمّٰی بنایا گیا تھا۔

ولکل نبی فی الانام فضیلة
وجملتها مجموعة لمحمد
ما ان رأیت ولا سمعت بمثله
فی الناس کلهم بمثل محمد

شاعر کہتا ہے کہ مخلوق کے اندر ہر نبی کی ایک فضیلت ہوا کرتی ہے اور وہ تمام فضیلتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں، آپ جیسا نہ میں نے دیکھا اور نہ میں نے سنا تمام لوگوں میں کوئی محمدؐ کا مثل نہیں۔

دوستو! ابھی ابھی نبیؐ کا ایک دیوانہ آپ حضرات کے سامنے اپنے شمع رسالت کا پروانہ ہونے کی شہادت دے رہا تھا اور جھوم جھوم کر آقائے نامدار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نعتیہ کلام پڑھ رہا تھا اور ہمارے دلوں میں عشقِ نبیؐ کے چراغ کو روشن سے روشن تر کر رہا تھا، گلشن ذہن و دل سے بار بار میری زباں کو یہ پیغام آرہا تھا کہ:

جہاں بھی ذکر ہو ان کا وہاں آؤ ضرور آؤ
ملیں جو پھول گلزارِ نبی کے ان کو چن لاؤ
انہی کی کالی کملی میں شفائے روح ہے لوگو!
حقیقی زندگی چاہو تو کملی سے لپٹ جاؤ

دعوت برائے خطابت (۱)

میرے عزیز دوستو! پیارے بھائیو! بڑے بزرگو! آج ہماری محفل کو روشن اور تابناک بنانے کے لئے، ہمارے اجلاس کو تاریخی اور یادگار بنانے کے لئے اسٹیج پر ایسی ایسی روشن ہستیاں جلوہ افروز ہیں جن کی زیارت اور ملاقات عبادت، جن کے فرمودات وارشادات خیر وفلاح، برکت وسعادت، جن کا مشغلہ تبلیغ وتربیت، جن کا راستہ راہِ سنت، جن کا مقصد صرف اور صرف دینِ خداوندی کی خدمت ہے۔ تو لیجئے ان ہی میں سے ایک شخصیت کو میں بڑے ادب واحترام کے ساتھ دعوتِ خطابت دیتا ہوں میری مراد، عزت مآب حضرت مولانا.........صاحب سے ہے، حضرت تشریف لائیں اور اپنے مواعظِ حسنہ سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں۔ اس شعر کے ساتھ کہ:

ہم نے ہر منزلِ امکاں پہ جلائے ہیں چراغ
ورنہ ہر قافلہ راہوں میں بھٹکتا ہوتا

بعد خطابت

ویران مسجدیں ہیں سونی ہیں خانقاہیں
پہچان اب ہماری ملتی نہیں کہیں سے
بدر و حنین وخندق، خیبر کی سرزمیں کو
اے میرے گم شدہ دل آواز دے کہیں سے

حضرات! حضرت مولانا نے ہمیں بہت ساری قیمتی باتوں سے نوازا اور بڑے اچھے انداز میں وعظ فرمایا ہم آپ کے بہت شکر گزار ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سننے سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

دعوت برائے خطابت (۲)

اب میں آپ حضرات کے سامنے ایک ایسے مقرر اور خطیب کو دعوتِ خطابت دینے کی آرزو رکھتا ہوں جن کی آواز عام آوازوں کی طرح نہیں جو منھ سے نکلتے ہی فضا میں حل ہو کر فنا ہو جائے اور نہ ہی ان آوازوں کی طرح ہے جو صرف آڈیو ویڈیو میں قید ہو کر ہزاروں کانوں کی تفریح کا سامان بن کر رہ جاتی ہیں؛ بلکہ ان کی آواز تو وہ آواز ہے جو سینوں میں اپنا آشیانہ بنالیتی ہے، دلوں کو اجاگر کر دیتی ہے احساسوں کو بیدار اور آنکھوں کو اشکبار کر دیتی ہے، جن کے سوزِ دل اور دردِ جگر کے ساتھ جو بھی تارِ نفس نکلتا ہے وہ دمِ عیسیٰ ہوتا ہے جسے سن کر قبروں کے مردے بھی جھر جھری لیکر کھڑے ہو جاتے ہیں؛ بلکہ وہ یدِ بیضا ہوتا ہے جو پتھر کو بھی پانی کر دیتا ہے، ان کے الفاظ میں ان کا دل سلگتا اور خون بولتا ہے، ان کے جملے دریائی لہروں کی طرح رواں دواں ہوتے ہیں، ان کی آواز میں وہ سیلانی ہے کہ طوفانوں کا مقابلہ کرے، ان کے لہجے میں وہ سحر ہے کہ ہوائیں رک کر اور وقت ٹھہر کر سنے، وہ بیان نہیں کرتے عقلوں کا شکار کرتے ہیں اور اپنی زورِ بیانی سے مجمع کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں، ان میں دماغوں سے کھیلنے کا ہنر اور دلوں کو دہلانے کا جوہر ہے، وہ شعلہ کی مانند بھڑکتے اور بجلی کی طرح کڑکتے ہیں، ان میں پکار اور للکار دونوں ہے میری مراد حضرت مولانا.......... صاحب کی شخصیت سے ہے، میں ان سے التماس کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور اپنی شعلہ بار خطابت سے ہمیں مستفیض فرمائیں۔

﴿بعد خطابت﴾

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

دعوت برائے خطابت (۳)

حضرات! اب میں زحمتِ سخن دینا چاہوں گا ایک ایسے مقرر کو کہ جن کی دید کے لئے ہزاروں نگاہیں تشنہ کام رہتی ہیں اور کتنے ہی کان جن کے سننے کی آرزو رکھتے ہیں، کتنی ہی زمینیں جن کی قدم بوسی کی تمنائیں لئے رہتی ہیں، کتنی ہی راہیں جن کے استقبال میں پھول بچھاتی ہیں، دور دور تک جن کے نیک نامی کے چرچے ہیں، جن کی شخصیت گوناگوں اوصاف ومحاسن کی مرقع ہے، جو بیک وقت بہترین عالم بھی ہیں اور فکر مند مبلغ بھی، قابل قدر ناصح بھی ہیں اور دلوں کو رلادینے والے واعظ بھی، پُر زور خطیب بھی ہیں اور اعلیٰ درجے کے ادیب بھی، اتنا ہی نہیں؛ بلکہ خطابت کے میدان سے لیکر نصیحت کے باغان تک، تدریسی گلستان سے لیکر تبلیغ کے چمستان تک، حسن بیانی کی وادیوں سے لیکر خوش الحانی کی فضاؤں تک اور اپنوں کی بستیوں سے لیکر غیروں کی دنیا تک جن کی مقبولیت کا شہرہ ہے میری مراد حضرت مولانا ....صاحب ہیں۔ جن کا بیان سن کر کہنے والا بے ساختہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ:

دلنشیں طرزِ تکلم منفرد حسن بیاں
تیری باتوں میں ہے پنہاں دردِ دل کی داستاں

میں حضرت والا سے مؤدبانہ درخواست کرونگا کہ حضرت تشریف لائیں اور اپنی دلربا خطابت سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں۔

﴿دعوت برائے نعت خوانی﴾

حضرات! میں محسوس کررہا ہوں کہ اب آپ کی آنکھوں میں غنودگی سی چھانی شروع ہوگئی ہے، لہذا اسے دور کرنے اور محفل میں تازگی لانے کے لئے میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسے شاعر کو دعوت دی جائے، جو اپنے طرز ترنم میں ایسا جادوی اثر رکھتا ہو جسے سن کر مرجھائے ہوئے پھول کھل کھل جاتے ہوں، اجڑے ہوئے چمن میں بہار آجاتی ہو، سوکھے ہوئے پتوں میں جان پڑجاتی ہو، افسردہ کلیوں میں شگفتگی آنے لگتی ہو، غنچے چٹخنے لگتے ہوں ٹہنیاں گل خیز ہوجاتی ہوں۔

جی ہاں! ایسا شاعر کہ اگر کوئی کلمۂ غرابت بھی اس کے ہونٹوں سے ہوکر گزر جائے تو اس میں بلاغت کی چاشنی بھر جائے میرا اشارہ کلام، شاعر اسلام، خوب گلو وخوش الحان، جناب......... صاحب کی طرف ہے۔ میں موصوف کو اس شعر کے ساتھ آواز دے رہا ہوں کہ:

محفل سے اٹھ کے رونقِ محفل کہاں گئی
کھل اے زبانِ شمع کہ کچھ ماجرا کھلے
کس حال میں ہیں لالہ و نسرین ونسترن
کچھ کہہ کہ فصلِ گل کا بھرم اے صبا کھلے

﴿نعت خوانی کے بعد﴾

بزمِ تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ ﷺ کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرئیل
کس کی زباں پہ نعتِ نبیؐ تھی ابھی ابھی

دعوت برائے خطابت (۴)

حضرات! آیئے اب ہم اپنی نشست کی "سیکنڈ لاسٹ" کڑی اور ایسے خطیب کو زحمتِ سخن دیں جو اپنی سحر بیانی اور اسلوبِ خطابت سے طبیعتوں کو تیار کرتا، دماغوں کو آواز دیتا، دلوں کو گرماتا اور قدموں کو دوڑاتا ہے، جو اپنی تقریر کے ذریعے ذہنوں پر فرماں روائی کرتا ہے، پھر آپ انہیں آج کے میکدۂ اجلاس کا پیرِ مغاں خیال کیجئے جو آج اپنے پیمانوں کی گردش سے تشنہ کاموں کی پیاس بجھائے گا؛ کیونکہ جہاں اس کا رشتہ پبلک و پالیٹکس سے ہے وہیں قرآن و حدیث، تاریخ و سِیَر اور شریعت و طریقت کا وہ داستان گو بھی ہے، وہ خطیبانہ انداز میں کتابوں سے بولتا ہے..........

اور برملا بولتا ہے..........

بے خوف بولتا ہے..........

اس کی خطابت دعوت ہے..........

اس کا بیان تبلیغ ہے..........

اس کی تقریر نصیحت ہے..........

اس کی آواز میں نفاست اور لہجے میں تمازت ہے جس کے ذریعے وہ سامعین کے دلوں کو غنچوں کی طرح کھلا دیتا ہے اور اس کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ وہ الفاظ و مطالب کی آمیختگی سے طبیعتوں میں سرور پیدا کر دیتا ہے۔

جی ہاں! دنیا اسے خطیبِ دوراں مقررِ شعلہ بیاں حضرت مولانا.......... کے نام سے جانتی ہے میں حضرت موصوف کو اس شعر کے ساتھ دعوتِ اسٹیج دینے جا رہا ہوں کہ:

با ہنر ہو پُر اثر ہو قوم کے رہبر ہو تم
کہکشاں ہو، پھول ہو، عطر ہو عنبر ہو تم
آؤ محفل میں خطابت کا چراغِ ضو لیے
باعثِ فخرِ چمن ہو شمعِ روشن تر ہو تم
(آفتاب اظہر)

﴿بعد خطابت﴾

حضرت موصوف نے اتنے خوبصورت، دلنشیں، دلکش، دل رُبا، پُرکشش اور پُرزور انداز میں اپنی قیمتی باتوں سے ہمیں نوازا ہے، ہم اس کے لئے حضرت والا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سبھی کو عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

دعوت برائے آخری تقریر و دعا (۵)

حضرات! اب میں ایسی شخصیت کو دعوتِ سخن دیتا ہوں جن کا بیان ایمان افروز، روح پرور، دلنشیں، انقلاب آفریں، پرمغز اور معلومات افزا جیسی خصوصیات کا حسین گلدستہ ہوا کرتا ہے۔ میں بڑے ادب واحترام کے ساتھ صدرِ جلسہ حضرت مولانا .... کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے ناصحانہ کلمات سے نوازیں واضح رہے کہ حضرت آخر میں دعا فرمائیں گے، اس سے پہلے کوئی بھی اپنی جگہ سے اٹھنے کی کوشش نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ ہمارا سارا بیٹھنا، سننا، جاگنا رائیگاں اور بیکار ہو کر رہ جائے؛ کیونکہ شیطان جو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے وہ بھی اِس وقت پوری کوشش میں ہوگا کہ کسی طرح لوگوں کو بہکا پھسلا کر گھروں کی طرف روانہ

کرے کہ ”ارے یار کب سے بیٹھا ہے! گھر نہیں جانا؟ بیوی تیرے انتظار میں ہوگی
! بیانات تو ہوتے رہتے ہیں! جلدی چپل اٹھا اور گھر چل“
کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آدھی رات کو جب اللہ کا کوئی بندہ اس کے آگے دعا کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، وہ جانتا ہے کہ جہاں دینی اجتماع ہو وہاں اللہ کی رحمت برستی ہے، وہ بندے کو اللہ کی رحمتوں سے دور کرنا چاہتا ہے۔

دوستو! شیطان بڑا چالاک، شاطر اور دغاباز ہے اس کے دامِ فریب سے بچنے میں ہی فائدہ ہے۔

”جس کام کے لئے آئے ہیں وہ کام نہ بگڑے“ ہمیں تو پورا جلسہ سن کر جانا ہے، ہمیں تو اپنی اصلاح کی فکر لیکر لوٹنا ہے، ہمیں تو اللہ سے مانگ کر جانا ہے، ہمیں اس جلسے کا پیغام لیکر واپس ہونا ہے۔ آپ حضرات سکون و آرام سے بیٹھ کر حضرت والا کے بیان سے مستفیض ہوں اس کے بعد حضرت دعا فرمائیں گے اور اس طرح ہماری نشست کامیابی کی منزل تک پہنچے گی۔

نظامت کے دوران موقع بموقع کام آنے والے اشعار

در شان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور خواجۂ خیر الانام سے پہلے
فضا اداس تھی ان کے پیام سے پہلے
نہ ابتدا کی خبر تھی، نہ انتہا معلوم
حضور سرورِ عالمؐ کے نام سے پہلے
بہت بلند ہے ذکرِ پیمبر بطحیٰ
روا نہیں ہے درود وسلام سے پہلے
(شورش کاشمیری)

❁❁❁

نہیں کوئی نبی نبیوں میں میرے مصطفیٰؐ جیسا
حبیبِ کبریا جیسا رسولِ مجتبیٰ جیسا
بہت آئے نبی دنیا میں لیکن آسماں شاہد
نہیں آیا نبی کوئی محمد مصطفیٰؐ جیسا
(آفتاب اظہر)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

(مولانا الطاف حسین حالی)

❁❁❁

وہ جس کی ذات دنیا کے لئے رحمت ہی رحمت تھی
یتیموں، بے کسوں کے حق میں یکسر خیر و برکت تھی
جو مظلوموں کے آنسو پونچھتا تھا اپنے دامن سے
جسے عادت تھی ہنس کر بولنے کی اپنے دشمن سے
ضعیفوں کی مدد کے واسطے تیار رہتا تھا
اماں اس کو بھی دی جو برسرِ پیکار رہتا تھا

جو ظالم تھے ہوئے عادل اسی کے درسِ الفت سے
شکستہ حال مظلوموں کو خنداں کردیا اس نے
جو کانٹے تھے انہیں پھولوں کی رعنائی عطا کردی
جو پتھر تھے انھیں لعلِ بدخشاں کردیا اس نے
وہ جس میں بغض تھا کینہ تھا وحشت تھی عداوت تھی
اسی انساں کو ہمدرد و مہرباں کردیا اس نے
کچھ اس انداز سے حق بات پھیلائی زمانے میں
ہمیشہ کے لئے باطل کو لرزاں کردیا اس نے

❁❁❁

رسالت کو شرف ہے ذاتِ اقدس کے تعلق سے
نبوت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیا تم ہو
کہاں ممکن تمہاری نعت حضرتؔ مختصر یہ ہے
دو عالم مل کے جو کچھ بھی کہیں اس سے سوا تم ہو

❁❁❁

زندگی کو تاابد ممنونِ احساں کردیا
تو نے اے خیرالبشر انساں کو انساں کردیا

راہزن خضرِ راہِ امن و محبت بن گئے
وحشیوں کو پاسبانِ علم وعرفاں کردیا
مختصر یہ ہے کہ اے جانِ ضمیر کائنات
تیرے فیضِ عام نے انساں کو انساں کردیا

❀❀❀

رسولِ مجتبیٰ کہئے محمد مصطفیٰ کہئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہئے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہئے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہوجائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلِ علیٰ کہئے

❀❀❀

وہ رحمتِ عالم ہے شہِ اسود و احمر
وہ سیدِ کونین ہے آقائے امم ہے
وہ عالمِ توحید کا مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے

ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر
کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے

❁❁❁

ہر انساں سے افضل وہ انسان ہے
وہ سارے صحیفوں کا عنواں ہے
وہ نبی البرایا رسولِ کریم
نبوت کے دریا کا درِ یتیم
حبیبِ خدا سید المرسلین
شفیع الوریٰ ہادیِ راہِ دین
محمد ہے نام ان کا احمد لقب
بیاں ہوسکے منقبت ان کی کب

❁❁❁

تو فخر کون و مکاں، زبدۂ زمین وزماں
امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار
تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی
تو نورِ شمس ہے گر اور نبی ہیں شمس ونہار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

❀❀❀

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزمِ کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمدؐ بھی احمدؐ بھی محمود بھی
ذاتِ مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

❀❀❀

لکھی نبیوں کی یوں میں نے ثنا اول سے آخر تک
محمدؐ لکھ دیا بس ہو گیا اول سے آخر تک

❀❀❀

﴿دعوت تلاوت سے قبل﴾

خدا کے نام سے جلسے کا ہم آغاز کرتے ہیں
وہی مالک ہے، ہم اس کے کرم پر ناز کرتے ہیں

آغاز ہو جلسے کا قرآں کی تلاوت سے
مسرور دلِ مؤمن ہو اس کی حلاوت سے

قرآں کی تلاوت سے یوں دل کو منور کر
اک آیتِ قرآں پڑھ، اک راہ مقرر کر

اسی کے فضل سے آغاز کا انجام ہوتا ہے
اسی کی مہربانی سے جہاں کا کام ہوتا ہے

تلاوت کے بعد

ہے قولِ خدا ارشادِ نبیؐ فرمان نہ بدلا جائے گا
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

❁❁❁

پڑھ دیا جب بھی کسی نے کچھ لکھا قرآن کا
گر پڑا تحت الثریٰ میں قافلہ شیطان کا

❁❁❁

زمانہ آج بھی قرآن ہی سے فیض پائے گا
چھٹے گی ظلمتِ شب اور سورج جگمگائے گا

❁❁❁

پڑھے جاؤ قرآن پاک اک مخصوص لہجے میں
صفائی ہوتی جائے قلب کی ہر ایک لمحے میں

❁❁❁

سب کتابوں سے بھلا قرآن ہے
یہ ہمارا دین ہے ایمان ہے
ہے تلاوت اس کی برکت کا سبب
سن کے جان و دل مرا قربان ہے

❁❁❁

دعوت نعت خوانی سے قبل

محفل سے اٹھ کے رونق محفل کہاں گئی
کھل اے زبانِ شمع کہ کچھ ماجرا کھلے
کس حال میں ہیں لالہ و نسرین و نسترن
کچھ کہہ کہ فصلِ گل کا بھرم اے صبا کھلے

❁❁❁

مہِ تاباں تو کرنیں ڈالتا ہے ذرے ذرے پر
چمک جاتا ہے جس میں نورِ استعداد ہوتا ہے
کمالِ عاشقی ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتا
ہزاروں میں کوئی مجنوں کوئی فرہاد ہوتا ہے

❁❁❁

بہار آئی، کھلیں کلیاں، ہنسے تارے چلے آؤ
تمہیں آواز دیتے ہیں یہ نظارے چلے آؤ

❁❁❁

چھن جائے اگر دولت کونین تو کیا غم
لیکن نہ چھوٹے ہاتھ سے دامانِ محمدؐ

❁❁❁

دولت کی چاہ ہے نہ خزینے کی آرزو
ہم کو فقط ہے خاکِ مدینے کی آرزو

❁❁❁

وہ سحر آلود نغمہ وہ خمار آلود راگ
جو کہ دل میں تہ بہ تہ بیدار کردیتی ہے آگ
بجلیوں کی رو میں غلطیدہ وہ لحنِ جاں نواز
دل کی دھڑکن کو عطا کرتا ہے جو سوز و گداز
اُف وہ نغمہ جس کو کہتے ہیں تمنائے بہار
کوئلوں کی کوک، ساون میں پپیہوں کی پکار

❁❁❁

نعت ہی دل کے دھڑکنے کا ذریعہ ہے ندیمؔ
نعت ہی میری سماعت، مری بینائی ہے
نعتِ سرکارِ دوعالم ہی کہے جاؤ سدا
ورنہ کس کام کی یہ نعمتِ گویائی ہے

❁❁❁

﴿نعت خوانی کے بعد﴾

مرمر سے تراشا ہوا یہ چاند سا پیکر
ہونٹوں سے محبت کے یہ رس گھول رہا ہے
جب نعت یہ پڑھتا ہے تو ہوتا ہے یہ محسوس
انسان نہیں تاج محل بول رہا ہے

❁❁❁

اک برقِ طپاں ہے کہ تکلم ہے تمہارا
اک سحر ہے لرزاں کہ ترنم ہے تمہارا

❁❁❁

شعورِ زیست ملا فکرِ آگہی اتری
رسولِ پاک کے صدقے میں زندگی اتری
خیال آیا تھا ماہِ عرب کے جلووں کا
تمام رات مرے گھر میں چاندنی اتری

❁❁❁

کی محمدؐ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

❀❀❀

یہ کون تھا یہ کس نے بکھیری تھی مستیاں
ہر ذرہ صحنِ باغ کا ساغر بدوش ہے

❀❀❀

نہ مے کا ذکر نہ پینے کی بات کرتے ہیں
ہم اہلِ دل ہیں مدینے کی بات کرتے ہیں
ابھی نہ چھیڑ صبا سنبل و گلاب کی بات
ابھی نبیؐ کے پسینے کی بات کرتے ہیں

❀❀❀

وہ نور جس سے ہر اک گھر میں روشنی آئے
وہ ذات جس سے ہر اک باکمال شرمائے
وہ ہاتھ جس نے غریبوں کو تاج پہنائے
وہ آنکھ جس سے شہنشاہیت لرز جائے
یہ صبح وشام یہ کون و مکاں یہ باغ وبہار
یہ کائنات محمدؐ کی آبرو پہ نثار

❀❀❀

کتنی آ کر شک رسیلی مدح بھری آواز ہے
دل کو جو اپنا بنالے وہ حسیں انداز ہے

❁❁❁

نعت کا بانی ہے ربِّ ذوالجلال
نعت ہے دونوں جہاں میں لازوال
نعت اظہارِ جمالِ مصطفیٰ
نعت اقرارِ کمالِ کبریا
نعت لے جاتی ہے آقا کے قریب
نعت سے ہوتا ہے قربِ حق نصیب
نعت سے ملتی ہے راحت بے گماں
نعت ہے ایماں کی دولت بے گماں

❁❁❁

دل بھی اسی کے ساتھ چلا جان بھی چلی
جب جانبِ مدینہ کوئی قافلہ چلا
پھر اب اہلِ حال یہاں جھومتے رہے
میں نعت پڑھ کے اپنی عقیدت سنا چلا

﴿دعوت خطابت سے قبل﴾

تیرہ و تاریک فضاؤں میں چراغاں کردو
دشت و صحرا کی زمیں رشکِ گلستاں کردو

❁❁❁

لے کے جامِ خطابت کی سرمستیاں
واعظِ اہلِ سنت چلے آیئے

❁❁❁

آج اپنی بے قراری کو قرار آ ہی گیا
جس کا شدت سے رہا ہے انتظار آ ہی گیا
واعظِ بے مثل کی آمد سے اے اہلِ چمن
اس علاقے میں بھی اب رنگِ بہار آ ہی گیا

❁❁❁

ترے سینے میں پوشیدہ ہے رازِ زندگی کہدے
مسلماں سے درونِ سوز و سازِ زندگی کہدے
ضمیرِ لالہ روشن کو چراغِ آرزو کر دے
چمن کے ذرے ذرے کو شہیدِ جستجو کردے

❁❁❁

﴿بعد خطابت﴾

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

❁❁❁

آپ کا محکم عمل ہے قول پُر تنویر ہے
اور قلم باطل کی فوجوں کے لئے شمشیر ہے
کیسی باطل سوز ان کی گرمیٔ تقریر ہے
لعل و گوہر بار ان کا خامۂ تحریر ہے

❁❁❁

نہ یہ رات ختم ہوتی نہ یہ بات ختم ہوتی
جو پیاس دل کی بجھتی تو کچھ اور بات ہوتی

❁❁❁

سن کر بیان آپ کا حیران رہ گئے
نکلے نہیں کسی کے بھی ارمان رہ گئے

❁❁❁

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں چل دیے داستاں کہتے کہتے

❁❁❁

تسکین دلِ محزوں نہ ہوئی وہ سعی کرم فرما بھی گئے
اس سعی کرم کو کیا کہیے، بہلا بھی گئے تڑپا بھی گئے

❁❁❁

ان کی تقریر میں دریا کی روانی دیکھی
غنچہ و گل کی رنگین جوانی دیکھی

❁❁❁

بلائے جان ہے غالبؔ اس کی ہر بات
عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا

❁❁❁

دیکھیے تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

متفرق اشعار

آئے دنیا میں بہت پاک و مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمتِ عالم بن کر

❁❁❁

اک نیا انداز لے کر آؤ بزمِ ناز میں
ساری محفل جھوم اٹھے آپ کی آواز میں

❁❁❁

زمانہ آج بھی قرآن ہی سے فیض پائے گا
چھٹے گی ظلمتِ شب اور سورج جگمگائے گا

❁❁❁

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

❁❁❁

نغمے ابل پڑے مرے فکر و خیال کے
گزرا کوئی نگاہ کا ساغر اچھال کے

❁❁❁

❁❁❁

با ادب پھر ادب کا مقام آ رہا ہے
محمدؐ کا پھر اک غلام آ رہا ہے
فدا جس کی آواز پہ ہے زمانہ
وہی آج شیریں کلام آ رہا ہے

❁❁❁

یہ مانا اہلِ ہوش اکثر مجھے غافل سمجھتے ہیں
مگر یہ دل کی باتیں ہیں جو اہلِ دل سمجھتے ہیں
جدھر نظریں اٹھاتا ہوں یہی محسوس کرتا ہوں
کہ گویا اہلِ محفل میرا رازِ دل سمجھتے ہیں

❁❁❁

رسائی حضرتِ جبریل کی سدرہ کے مکاں تک ہے
مگر معراجِ سرور تو مکاں سے لا مکاں تک ہے
بلندی ان کی اے عرشی بتاؤں کیا کہاں تک ہے
وہیں تک دیکھ سکتا ہے نظر جس کی جہاں تک ہے

❁❁❁

❁❁❁

سرور و کیف بھی نشہ بھی خم بھی صہبا بھی
سبھی ملے گا مگر پہلے تشنگی ڈھونڈو
ہجومِ یاس کی ظلمت کو توڑنے کے لیے
کسی حسین تکلم کی روشنی ڈھونڈو

❁❁❁

پھنس گئے دام میں ہم جب سے نشیمن چھوڑا
نکہتِ گل نہ ملی جب سے ہے گلشن چھوڑا
ہم کہیں کے نہ رہے عزتِ باری کی قسم
جب سے اللہ کے محبوب کا دامن چھوڑا

❁❁❁

مری فطرت نہیں پابندیوں کے ساتھ جینے کی
غلامی پاؤں میں کب تک مرے زنجیر ڈالے گی
مسلمانو! سروں پر ٹوپیاں رکھ کر چلو اپنے
یہی پہچان دشمن کا کلیجہ چیر ڈالے گی

❁❁❁

❁❁❁

ویران مسجدیں ہیں سونی ہیں خانقاہیں

پہچان اب ہماری ملتی نہیں کہیں سے

بدر و حنین وخندق، خیبر کی سرزمیں کو

اے میرے گم شدہ دل آواز دے کہیں سے

❁❁❁

وہ آئے ہیں جہاں میں رحمۃ للعلمیں ہوکر

پناہِ بے کساں بن کر شفیع المذنبیں ہوکر

یتیم و بے نوا سمجھا تھا جن کو اہلِ نخوت نے

فلک بھی رہ گیا ان کے لیے فرشِ زمیں ہوکر

❁❁❁

مہِ تاباں تو کرنیں ڈالتا ہے ذرے ذرے پر

چمک جاتا ہے جس میں نورِ استعداد ہوتا ہے

کمالِ عاشقی ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتا

ہزاروں میں کوئی مجنوں کوئی فرہاد ہوتا ہے

❁❁❁

نام اس کا ملتِ بیضا کے پروانوں میں ہے
وہ بہر صورت عظیم الشان انسانوں میں ہے
ولولہ اسلام کا اس کی رگوں میں ہے رواں
لرزہ اس کی فکر سے باطل کے ایوانوں میں ہے

❁❁❁

کتنے ہی سینوں میں نورِ علم و عرفاں بھر دیا
تو نے کتنے خشک ویرانوں کو جل تھل کر دیا

❁❁❁

نکہتِ فکر سے لفظوں کا سمندر مہکے
ذکرِ سرکار سے محفل کا مقدر مہکے

❁❁❁

ہم نے ہر منزلِ امکاں پہ جلائے ہیں چراغ
ورنہ ہر قافلہ راہوں میں بھٹکتا ہوتا

❁❁❁

درِ کریم سے سائل کو کیا نہیں ملتا
جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگے

❁❁❁

عطر کی، عود کی، عنبر کی، چمن کی خوشبو
سب سے اچھی ہے شہِ دیں کے وطن کی خوشبو
جس پہ سو جان سے قرباں ہے بہارِ جنت
وہ تو ہے سیدِ عالم کے بدن کی خوشبو

❁❁❁

بہت بلند ہے مینارِ گنبدِ خضریٰ
زمیں پہ ہوتے ہوئے آسمان لگتا ہے
چمکتے چاند کو تم غور سے ذرا دیکھو
مرے نبیؐ کے قدم کا نشان لگتا ہے

❁❁❁

عشقِ رسولِ پاک میں ڈھلنے لگی ہے رات
ذکرِ نبی سے آج مہکنے لگی ہے رات
زلفِ رسولِ پاک کا جب ذکر چھڑ گیا
دیکھو قدم قدم پہ سنبھلنے لگی ہے رات

❁❁❁

❁❁❁

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا، وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا

❁❁❁

ظلم اور جبر کی پہچان مٹا کر رکھ دیں
اب بھی ہم چاہیں تو کہرام مچا کر رکھ دیں
خشک پتوں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں ہم لوگ
ایک ہو جائیں تو دنیا کو ہلا کر رکھ دیں

❁❁❁

یہ دینی مدرسے ہیں دیکھ مت مشکوک نظروں سے
برائی سے یہاں تو بچہ بچہ دور رہتا ہے
یہاں دامن پہ کوئی داغ تجھ کو مل نہیں سکتا
یہاں تو سب کے ماتھے پہ خدا کا نور رہتا ہے

❁❁❁

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

❀❀❀

یہ خود محروم ہوکر رہ گیا شمشیرِ ایماں سے
وگرنہ آج بھی دنیا لرزتی ہے مسلماں سے

❀❀❀

یہ نہ پوچھو گفتگو میں کیا اثر رکھتا ہے وہ
سنگ دل کو موم کرنے کا ہنر رکھتا ہے وہ

❀❀❀

آب ہوجاتے ہیں تنگ ہمتِ باطل سے مرد
اشک پیدا کر اسدؔ گر آہ بے تاثیر ہے

❀❀❀

کیا ہے ترکِ دنیا کاہلی سے
ہمیں حاصل نہیں بے حاصلی سے
پہ افشاں ہو گئے شعلے ہزاروں
رہے ہم داغ اپنی کاہلی سے

خدا یعنی پدر سے مہرباں تر
پھرے ہم دربدر، ناقابلی سے

❁❁❁

بے چشمِ دل نہ کر ہوسِ سیرِ لالہ زار
یعنی یہ ہر ورق ورقِ انتخاب ہے

❁❁❁

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

❁❁❁

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

❁❁❁

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد!
عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

❁❁❁

کتاب مکمل

منقبت در شان سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

از: آفتاب اظہر صدیقی

کتابِ زیست کے عنوان کو صدیق کہتے ہیں
مثالی ہستیِ ذیشان کو صدیق کہتے ہیں

اسی کی شان میں ہے اذھما فی الغار کی آیت
خدا کے اک حسیں فرمان کو صدیق کہتے ہیں

بلائے گا جسے اپنی طرف ہر باب جنت کا
اسی اک جنتی مہمان کو صدیق کہتے ہیں

ہزاروں ظلم سہہ کر بھی رہا جو صدق پہ قائم
صداقت کی اسی چٹان کو صدیق کہتے ہیں

کلامِ پاک سے میں نے جو پوچھا کون ہے صدیق
کہا کہ جامع القرآن کو صدیق کہتے ہیں

صحابہ میں جو اوّل ہے، جو افضل ہے، نرالا ہے
اسی کی ذاتِ عالی شان کو صدیق کہتے ہیں

ملی جس کو خلافت سب سے پہلے بالیقیں اظہر
ہم ایسے خوش نصیب انسان کو صدیق کہتے ہیں